ترجمانِ فکر امینِ ملت مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی

مجلہ سہ ماہی قافلہ حق سرگودھا

جلد نمبر 4 | اکتوبر، نومبر، دسمبر 2010ء | شمارہ 4

اندھیری شب ہے جدا اپنے قافلے سے تو
تیرے لیے ہے میری شعلہ نوا قندیل
(اقبالؒ)

مدیر اعلیٰ
مولانا محمد الیاس گھمن

شیطان کی ولی خنگر

سات سوالات

حضرت مدنی کے تلمیذ خاص
مولانا محمد یوسف خان رحمۃ اللہ علیہ
حیات و واقعات

مرحبا مہمانانِ رسول مرحبا

ذوالحجہ کی عبادات

اتحاد اہل السنۃ والجماعۃ پاکستان

میرے پیش نظر صرف یہ ہے کہ محققین اہل علم کی توجہ مسائل حاضرہ اور جدید مشکلات میں اجتہاد کے اہم اصولوں کی طرف مبذول کراؤں کیونکہ نئے تمدن نئے مسائل کو جنم دیا ہے اوران میں بہت سی چیزیں ایسی نظر آتی ہیں جنہیں قواعد شرعیہ اور فقہ اسلامی کے مطابق ڈھالنا ہماری پہلی ضرورت ہے ہمارا ایمان ہے کہ دین اسلام تمام ادیان کے لئے خاتم اور قیامت تک کی ضرورتوں کا کفیل ہے چنانچہ کتاب وسنت اوران سے متعلقہ علوم وہ فیاض چشمے ہیں جن سے حل مسائل کے سوتے ابلتے ہیں۔ پھر صحابہ و تابعین اور ائمہ مجتہدین کا طریق کار ہمارے لئے روشنی کا مینار رہے ان حضرات نے اجتہاد کیا اور جن اصول کے احکام نص سے ثابت تھے ان پر غیر منصوص کو قیاس کیا اور نصوص کے حکم کو فروع وحوادث کی طرف متعدی کرنے کے لئے اجتہاد سے کام لیا اس طرح اجتہاد و قیاس اصول شرعیہ میں سے ایک اصول قرار پایا جس سے تفقہ فی الدین کا دائرہ وسیع ہوا ہم اس حق میں نہیں کہ اس دائرے کو تنگ کر دیا جائے یا دین خداوندی کے ان فیاض چشموں کو بند کر دیا جائے کیونکہ کتاب وسنت اور عقل کے دلائل سے ثابت ہے کہ یہ دائرہ ہر دور میں وسیع رہے گا۔

برائے رابطہ

دفتر سہ ماہی قافلہ حق سرگودھا

مرکز اہل السنۃ والجماعۃ
87 جنوبی لاہور روڈ سرگودھا 048-3881487,0346-7357394

آئینۂ مضامین

اتحاد اہل السنۃ والجماعۃ

CELL 0346-7357394
048-3881487
Website> http:\\alittehaad.org Email> markazhanfi@gmail.com

القرآن

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

"لاالہ الاانت سبحانک انی کنت من الظالمین." 1

ترجمہ: اے اللہ! تیرے سوا کوئی معبود (برحق) نہیں۔ تیری ذات (ہر طرح کے نقائص وغیرہ سے) پاک ہے۔ بے شک میں اپنی جان پر ظلم کرنے والوں میں سے ہوں۔

تشریح: حضرت یونس علی نبینا علیہ السلام پر جب اللہ تعالیٰ کا امتحان آیا اور حضرت یونس علیہ السلام اپنی قوم سے ناراض ہو کر کشتی میں سوار ہوئے۔ کشتی درمیان دریا میں پہنچی تو بھنور میں پھنس گئی۔ المختصر...... ملاح اور دوسرے لوگوں نے حضرت یونس علیہ السلام کو اٹھا کر دریا میں ڈال دیا۔ دریا میں پہلے سے ایک مچھلی اللہ کے حکم سے منہ کھولے کھڑی تھی۔ حضرت یونس علیہ السلام سیدھا مچھلی کے منہ میں چلے گئے۔ کافی دن مچھلی کے پیٹ میں رہے۔ اس دوران حضرت یونس علیہ السلام مذکورہ بالا دعا پڑھتے رہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے حضرت یونس علیہ السلام کو اس امتحان میں کامیابی عطا فرمائی۔

حضرات مفسرین کرام نے لکھا ہے کہ: اگر کوئی شخص سخت رنج اور مصیبت میں ہو تو اس دعا کو کثرت سے پڑھے۔ اللہ تعالیٰ اس کو پریشانی سے نجات دلاتے ہیں۔

السنة

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے:

"انکم قادمون علی اخوانکم، فاحسنوا الباسکم، واصلحوا رحالکم، حتی تکونوا کانکم شامة فی الناس فان الله لایحب الفحش والتفحش." 2

ترجمہ: تم اپنے بھائیوں سے ملنے والے ہو۔ لہٰذا اچھے لباس پہن لو، اپنی سواریوں کے پالان درست کر لو، تاکہ تم مجلس میں ممتاز نظر آؤ، کیونکہ اللہ بدزبانی اور بے حیائی کو پسند نہیں کرتے۔

تشریح: ہر مسلمان کو چاہیے کہ عمدہ (صاف) لباس پہنے اور اپنی ظاہری وضع قطع بھی ٹھیک رکھے۔ اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق سے نوازیں۔

---

1 پارہ ۱۷ 2 مستدرک حاکم

احناف ٹرسٹ کا قیام

☆ مدیر اعلی کے قلم سے

تاریخ بغداد میں لکھا ہے: ’’بسا اوقات امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کسی انجان آدمی کے پاس سے گزرتے تو اس کے ساتھ بیٹھ جاتے۔ جب وہاں سے کھڑے ہوتے تو اس سے پوچھتے اگر وہ شخص فاقہ زدہ ہوتا تو اس کی معاونت کرتے اگر مریض ہوتا تو اس کی عیادت کرتے۔‘‘ [1]

امام صاحب رحمہ اللہ کی خدمت خلق، ہمدردی، ایثار، غم خواری اور رفاہ عامہ میں قابل قدر کاوشیں اور تعلیمات ہمارے لیے مشعل راہ ہیں۔ جب کبھی بھی انسانیت پر کوئی آزمائش، مصیبت یا آفات آئی، امام صاحبؒ اور ان کے متبعین نے ان لمحات میں مصیبت زدہ عوام کی خدمت کو اپنے لیے سعادت سمجھا ہے۔

حسن اتفاق سمجھئے کہ ’’احناف ٹرسٹ‘‘ کا آغاز 17 رمضان المبارک کو ہوا اور ’’احناف میڈیا سروس‘‘ کا آغاز بھی ایک سال قبل 17 رمضان المبارک ہی کو ہوا تھا۔ رمضان المبارک میں غریب اور مفلس لوگوں کی حالت کا اندازہ ہوتا ہے۔ کیونکہ جب آدمی خود خالی پیٹ ہوتا ہے تو ’’خالی پیٹ‘‘ والوں کا اندازہ بجا طور پر معلوم ہوتا ہے۔

خیر! وطن عزیز میں سیلاب کی تباہ کاریاں زوروں پر تھیں اور بندہ ادائیگی عمرہ کے لیے ’’محبوب کل جہاں صلی اللہ علیہ وسلم‘‘ کے شہر مبارک میں تھا۔ احناف میڈیا سروس والے ذمہ داران ساتھیوں سے مسلسل میرا رابطہ تھا چنانچہ ان سے مشورہ میں یہ طے پایا کہ سیلاب زدہ علاقوں کی صورتحال کا جائزہ لے کر ان کی ہر ممکن امداد کی جائے۔

جن بہنوں اور بھائیوں ہماری ویب سائیٹس www.alittehaad.org اور www.islahunnisa.com کو دیکھا ہے۔ وہ اس بات پر شاہد عدل ہیں۔

بیرون سفر واپسی پر ساتھیوں نے مجھ سے کہا کہ ’’حضرت آپ نے گھر بعد میں جانا ہے پہلے سیلاب زدہ علاقوں میں خیمے، راشن، ادویات اور نقدی تقسیم کرنی ہے‘‘ میں نے صورتحال کی آگاہی چاہی تو

---

[1] تاریخ بغداد ج ۱۳: ص ۳۱۶

انہوں نے مجھے بتلایا کہ ''ہم تقریبا 18 لاکھ کی امداد تقسیم کر چکے ہیں۔''

بندہ پہلے کراچی سے ملتان اور پھر رات کو لیہ پہنچا۔ بعد میں احناف میڈیا سروس کے ذمہ داران عزیزم مولانا عابد جمشید اور مولانا محمد کلیم اللہ پہلے سے موجود تھے۔ رات کو مشاورت ہوئی اور صبح نماز سے پہلے ہم لیہ سے کوٹ سلطان کو چل دیے۔ وہاں بھائی اللہ نواز سرگانی، محترم عمر فاروق سرگانی کے مدرسہ حسین بن علیؓ میں خیمے اور راشن وغیرہ کی تقسیم کی تقریب منعقد کی گئی تھی۔ اس سفر میں محترم بھائی سعید باجوہ صاحب بھی میرے ہمراہ تھے۔ امداد کی تقسیم کے بعد عزیزم مولانا عثمان زاہد صاحب نے مجھے علاقے کی صورتحال سے تفصیلاً آگاہ کیا۔

کوٹ سلطان سے سیدھا ہم نے لیہ آنا تھا۔ یہاں پر بھی متاثرین میں خیمہ جات، راشن اور نقدی تقسیم کرنی تھی۔ جامع مسجد فاروق اعظم میں یہ تقریب منعقد کی گئی تھی۔

میں یہاں ایک بات کو ذکر کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ ہم نے آخر کیوں لوگوں کو اکھٹا کر کے ایک الگ جگہ پر امداد دی ہے اس کی وجہ یہ تھی کہ علاقے کے لوگوں صورتحال یہ ہو چکی تھی کہ جو بھی مخیّر حضرات جاتے ان کے ساتھ برا سلوک ہوتا بعض بیچارے مخیّرین کو متاثرین نے مارا پیٹا بھی سہی جو کہ ایک مہذب اور تعلیم یافتہ قوم خصوصاً مسلم قوم کے لیے ہرگز زیبا نہیں۔

خیر! جامع مسجد فارق اعظم لیہ میں محترم جناب قاری صبغت اللہ، بھائی محبوب عالم، بھائی حافظ محمد مجتبیٰ و دیگر لوگوں نے حسن انتظام کی ایک مثال قائم کر رکھی تھی۔ مختصر سا خطاب کر کے خیمہ جات اور راشن وغیرہ تقسیم کیا اور پھر ہم لیہ سے چوک اعظم چل دیے، یہاں ایک اسلامی لائبریری شروع کی گئی ہے جس کا مقصد اہل علاقہ کی علمی ضروریات کو پورا کرنا ہے۔ لائبریری میں چند منٹ ہم رکے اور وہاں سے پھر سیدھا فتح پور جا پہنچے۔

فتح پور میں جامعہ اہل السنۃ والجماعۃ دیوبند میں امدادی سامان کی تقسیم کا انتظام کیا گیا تھا۔ علاقے کی ہر دل عزیز شخصیت جناب قاری محمد ایوب، مولانا محمد افضل، بھائی عبید اللہ نے پہلے سے ٹوکن وغیرہ جاری کر رکھے تھے۔ یہاں پر کروڑ لعل عیسن، بستی قاضی، بستی شینہ والا اور مضافات سے متاثرین آئے ہوئے تھے۔

میں خصوصاً ان کم سن طالب علم بھائیوں کا جنہوں نے امدادی سامان کی پیکنگ بڑی جانفشانی

سے کی، جہاں شکرگزار ہوں وہاں ان کے لیے دعا گو بھی ہوں کہ اللہ ان سب کو اخلاص کے ساتھ اپنے دین کے لیے قبول فرمائے۔

باقی سیلاب زدہ علاقوں میں سے راجن پور، جام پور، کوٹ ادو، دائرہ دین پناہ، تونسہ، ڈیرہ اسماعیل خان کے ساتھیوں سے نقدی تعاون کیا اور تھوڑا بہت سامان راجن پور کی طرف بھیجا۔

یہ سب کچھ احناف میڈیا سروس کی ٹیم نے ویڈیوز کی صورت میں محفوظ کر کے اپنی مذکورہ بالا ویب سائٹس اور یوٹیوب پر اپ لوڈ کر دیا ہے۔ اللہ ان کی محنتوں کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔

میں اپنی ماؤں، بہنوں، بیٹیوں اور بھائیوں سے عرض کروں گا کہ آپ ہمارا کام دیکھیں اور اس کے بعد ہمارے ساتھ اس کار خیر میں دل کھول کر تعاون کریں۔

سیلاب زدہ علاقوں میں ''احناف میڈیا سروس'' کی ٹیم نے وہاں چند دن سیلاب بیتی کے نام سے ایک سلسلہ شروع کیا تھا اور ہر روز ہزاروں لوگوں تک اپنا پیغام بذریعہ ای میل پہنچاتے رہے۔ سیلاب بیتی اصل میں وہاں کے متاثرہ علاقوں کی کارگزاری ہے۔ آپ ان کو پڑھیں، اگر ان کو دیکھنا ہو تو ہماری مذکورہ ویب سائٹس اور یوٹیوب پر اس کو ملاحظہ فرمائیں۔

سیلاب بیتی نمبر1:

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ: تمام حضرات کو اس بات سے مطلع کیا جاتا ہے کہ ''احناف ٹرسٹ'' اور ''حقانیہ ٹرسٹ'' کی مشترکہ محنتوں سے متاثرین سیلاب زدگان کی امداد کا سلسلہ جاری وساری ہے۔ 250 خاندانوں کی مکمل کفالت اور ان کی دیکھ بھال کی ذمہ داری کارکنان احناف وحقانیہ ٹرسٹ کے رضا کار بڑی جانفشانی سے ادا کر رہے ہیں۔ اس وقت تک 4 ٹرک راشن اور 3 لاکھ روپے سے زائد مالیت کی ادویات بھیجی جا چکی ہیں جو وہاں پر متاثرین میں تقسیم کر دی گئی ہیں۔ ٹرسٹ کے زیر انتظام ایک ماہر تجربہ کار ڈاکٹر صاحب موجود ہیں جو متاثرین کے امراض کی تشخیص اور ان کے علاج معالجہ کا فریضہ سر انجام دے رہے ہیں۔

احناف ٹرسٹ کے ذمہ داران آج متاثرہ علاقوں کا دورہ کریں گے اور آپ حضرات کو وہاں کی تازہ ترین صورتحال سے آگاہ کریں گے اور ایک سلسلہ بنام سیلاب بیتی کے نام سے شروع کیا جا رہا ہے جس میں آپ وہاں کے متاثرین کے انٹرویوز اور ان کی دُکھ بھری کہانی سن سکیں گے۔

احناف ٹرسٹ کے ذمہ داران صبح 7 بجے یہاں سے روانہ ہوچکے ہیں اور اپنے ساتھ 85 واٹر پروف خیمے اور راشن کا ایک ٹرک لے کر جارہے ہیں۔

سیلاب بیتی نمبر2:

سیلاب سے متاثرہ علاقوں لیہ، فتح پور، کروڑ اور مضافات میں آج ہمارا پہلا دن ہے۔ یہاں کی صورتحال انتہائی خراب ہے، دریائے سندھ میں شدید طغیانی ہے، لوگوں کے پکے مکانات تک ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں اور ان کے مال مویشی اور غلے کے محفوظ ذخائر وغیرہ بھی سیلاب کی نذر ہوچکے ہیں۔ بزرگ عالم دین مولانا محمد افضل صاحب علاقہ میں اپنے رفقاء کار کے ساتھ متاثرین کی مکمل معاونت کر رہے ہیں اور مکمل جانچ پڑتال کے بعد اصل مستحقین تک امدادی اشیاء پہنچا رہے ہیں۔

ہم علی الصبح ان شاء اللہ تعالی کچے کے علاقے شینہ والا، بستی قاضی، بستی لسکانی والا، بستی خیر شاہ، گرہ سواگہ، چک شہانی، بستی گنڈہ وغیرہ کا دورہ کریں گے اور وہاں کی تازہ ترین صورتحال سے آپ کو آگاہ کریں گے۔

علاقے میں انٹرنیٹ کی معقول سہولت میسر نہ ہونے کی وجہ سے آج کی ویڈیوز، انٹرویوز اور تصاویر کو ای میل کے ساتھ اٹیچ کرنا اور یوٹیوب پر اپ لوڈ کرنا ناممکن ہے۔ ہماری کوشش ہوگی کہ کل رات تک لیہ شہر پہنچ کر ویڈیوز، انٹرویوز اور تصاویر کو اپ لوڈ کر کے آپ تک پہنچا سکیں۔

سیلاب بیتی نمبر3:

آج صبح سات بجے ہم لوگ فتح پور سے کروڑ شہر اور بستی شینہ والا کی طرف نکلے۔ راستے میں جا بجا لوگوں کے اجڑے مکانات نظر آئے، کروڑ سے بستی شینہ والا تک جاتے ہوئے ہمیں یہاں تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ لگ گیا حالانکہ یہ راستہ صرف 15 سے 20 منٹ کا ہے سڑک مکمل طور پر ٹوٹ چکی تھی اور لوگوں نے گہری جگہوں پر گزرنے کے لیے کھجور کے لمبے لمبے تنے ڈال رکھے تھے اور اپنی مدد آپ کے تحت وہاں سے اپنا سامان منتقل کر رہے تھے۔

گھر ٹوٹے ہوئے، چہرے پژمردہ، اداسی اور مایوسی کا عالم، کیا بچے کیا بوڑھے سب اپنے گھروں کے ملبے ہٹانے میں مصروف ہیں اور ان کی از سر نو تعمیر کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن سادہ چاردیواری کی تعمیر میں بھی کم از کم ایک ماہ لگ جائے گا۔ اس وقت تمام متاثرین کا مطالبہ تھا کہ ہمیں فوری طور پر خیمے

فراہم کئے جائیں تاکہ ہماری باپردہ خواتین اور معصوم بچے اپنا سر چھپا سکیں ہم نے کچے کے جن دور دراز علاقوں کا دورہ کیا وہاں کے لوگوں کا کہنا تھا کہ کسی بھی سرکاری یا غیر سرکاری رفاہی تنظیم نے ہمیں ایک مٹھی بھر راشن بھی فراہم نہیں کیا۔ راستے کی جو کیفیت تھی اور جن مشکلات میں ہم وہاں تک پہنچے ان کو دیکھتے ہوئے ان لوگوں کا یہ شکوہ سو فیصد سچ محسوس ہو رہا تھا۔

مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ کی ہدایت پر بزرگ عالم دین مولانا محمد افضل صاحب اور ان کے رفقائے کار مختلف ٹولیوں کی شکل میں علاقے بھر کے دور دراز مقامات اور بستیوں میں جا کر متاثرین کا اندراج کر رہے تھے اور مکمل جانچ پڑتال کے بعد ان تک امدادی سامان کی فراہمی کو ممکن بنا رہے تھے۔ چند ویڈیوز اور تصاویر ہم نے کیمرے کی آنکھ سے محفوظ کر لی ہیں جو عنقریب آپ تک پہنچا دی جائیں گی۔

ہم سب نے مل کر ان کے دکھوں کا مداوا کرنا ہے عید بالکل قریب ہے لوگ آپ کی امداد کے منتظر بلکہ شدت کے ساتھ منتظر ہیں۔ ہم نے باہمی مشورے سے یہ طے کیا ہے کہ جن مستحق گھرانوں کا اندراج کیا گیا ہے سامان خورونوش کا ایک عید پیکج ان گھرانوں تک پہنچایا جائے ایک گھرانے کے لیے تقریباً سات سے دس دن تک کے عید پیکج کی مالیت تقریباً سولہ سو روپیہ ہے۔ جن مستحق گھرانوں کا مکمل جانچ پڑتال کے بعد اندراج کیا ہے ان کی تعداد پانچ سو سے زائد ہے اور ان میں اکثر وہ گھرانے ہیں جن کے پاس فی الحال سوائے مولانا محمد افضل اور احناف ٹرسٹ کے علاوہ دیگر کوئی سرکاری یا غیر سرکاری ادارہ نہیں پہنچا۔ آیئے! آگے بڑھیے اور ان متاثرین کی امداد کر کے اپنے اللہ کو راضی کیجیے۔ حالات بہت سنگین ہیں اور وقت بہت کم۔ جلدی کیجیے! کہیں دیر نہ ہو جائے۔

آج ہم دو گھنٹے سے زیادہ کا سفر موٹر سائیکل پر طے کر کے لیہ شہر پہنچے تاکہ آپ تک متاثرین کی ویڈیوز، انٹرویوز اور ان کے مکانات کی حالت زار کی تصاویر پہنچا سکیں۔ وائے حسرت یہاں بھی بجلی ندارد اور موبائل پر براؤزنگ کرتے ہوئے صرف ٹیکسٹ ہی لکھا جا سکتا ہے۔ ویڈیوز اور تصاویر اپ لوڈ یا اٹیچ نہیں کی جا سکتیں۔ انشاء اللہ ان علاقوں سے واپسی پر آپ تک یہ تمام ویڈیوز اور تصاویر پہنچا دی جائیں گی

سیلاب بیتی نمبر4:

حسب معمول ہم لوگ صبح سویرے اپنے متاثرین بھائیوں کے دکھ درد میں شریک ہونے کے لیے نکل کھڑے ہوئے راستہ میں ہم نے چار خاندانوں میں تقریبا 75 ہزار نقدی تعاون بھی کیا۔ ان میں

سے ایک بیوہ تھی ، بیوہ کی صورت حال یہ تھی اس بیچاری کا کمانے والا کوئی نہیں تھا۔ چار جوان بیٹیاں ہیں جو باپردہ ہیں اور وہ بیچاری ضعیف العمر ہونے کی وجہ سے راشن اور سامان لینے کے لیے قطاروں کی مصیبت بالکل برداشت نہیں کرسکتی۔

اس کے علاوہ کوٹ سلطان کے علاقہ میں ایک شخص سے ملے جس کے بارے میں ہمیں معلوم ہوا اس کا جواں سالہ بیٹا اس سیلاب میں بہہ گیا ہے اور وہ خود دماغی توازن کھو بیٹھا ہے۔ اس وقت پورا خاندان بالکل بے آسرا اور بے یار ومددگار ہے۔

انہوں نے احناف ٹرسٹ سے بات کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ''ہمارے پاس بالکل کوئی امداد نہیں پہنچی ہم نے ایک سو روپے کا پلاسٹک شاپر خریدا ہے جو ہم سب گھر والے رات کو اوپر لے کر سوتے ہیں نہ ہمارا مکان ہی بچا اور نہ ہی ہمیں خیمے ملے۔'' ان کی ہچکیاں بندھ چکی تھی ہم نے ان سے حسب وسعت نقدی تعاون کیا اور ان کو خیمہ دینے کا وعدہ بھی کیا۔

کوٹ سلطان میں ہماری ملاقات مولانا عثمان زاہد صاحب سے ہوئی جو کہ مرکز اہل السنۃ والجماعۃ سرگودھا کے متخصص ہیں انہوں نے مولانا محمد الیاس گھمن صاحب کی ہدایت پر پورے علاقے میں قابل رشک امدادی سرگرمیاں سرانجام دی ہیں۔

مولانا نے احناف ٹرسٹ کے کارکنان کو علاقے کی صورتحال سے تفصیلاً آگاہ کیا۔ مغرب کے قریب ایک شخص غلام عباس صاحب تشریف لائے سیلاب کے دنوں میں انہوں نے اپنی چارپائی ایک درخت کے اوپر باندھ دی تھی ، تین دن تین رات مسلسل اس چارپائی پر گزارے ہم صبح ان شاء اللہ ان کے علاقے (بیٹ بلوچ خان) میں جارہے ہیں ہماری کوشش ہوگی کہ ہم ان سے اسی چارپائی پر بیٹھا کر تفصیلی انٹرویو لیں اور اس کی ویڈیو بہت جلد آپ حضرات تک پہنچائیں گے۔ تاکہ آپ کو اندازہ ہوسکے کہ متاثرین کن مشکل حالات سے دوچار ہیں۔ ''احناف ٹرسٹ'' اور ''حقانیہ ٹرسٹ'' کی مشترکہ کاوشوں سے امدادی سامان سے لدا ہوا ایک اور ٹرک ان شاء اللہ کل صبح اس علاقے میں پہنچے گا۔

اس وقت متاثرین کو خیموں کی شدید ضرورت ہے ایک خیمہ تقریباً 12 ہزار میں آرہا ہے۔ دن کو یہاں شدید گرمی ہوتی ہے اور رات کو شبنم بارش کی طرح گرتی ہے لوگوں کے 80 فیصد مکانات تقریباً گرچکے ہیں۔ رمضان المبارک کی بابرکت ساعتوں میں اپنے مسلمان بھائیوں کے دکھ درد میں شریک ہو

کر اپنی آخرت کے لیے زادِراہ جمع کیجئے۔

سیلاب بیتی نمبر5:

مدرسہ حسین بن علیؓ کوٹ سلطان سے آٹھ افراد پر مشتمل ہمارا قافلہ کوٹ سلطان کے متاثرہ علاقوں: موضع بلوچ خان، موضع بکھری احمد خان، موضع گاڈی، موضع زور، موضع بالو، موضع گُجی، موضع نوراسی، موضع شاہ والا اور پتن شاہ والا کی طرف چل نکلا۔

راستے میں ہم نے لوگوں کے وہ خیمے دیکھے جوانہوں نے دو چارپائیوں کو کھڑا کر کے اوپر کپڑا ڈال کر بنا رکھے تھے۔ کسی نے اپنے گھر کے سامان کو رکھ کر اوپر سے ایک پلاسٹک لفافہ ڈال رکھا تھا ہم نے سوچا کہ چلو سیلاب کا اب خطرہ نہیں رہا لیکن اب بھی اگر تیز بارش شروع ہو جائے تو یہ ''خودساختہ'' کمزور خیمے کہاں کام دیتے ہیں؟؟؟ اور یہ پھٹا پرانا پلاسٹک لفافہ کس کس چیز کو بچائے گا؟ یہ لوگ اللہ توّکل بیٹھے ہیں۔

اس بات کا صحیح اندازہ ہمیں اس وقت ہوا جب ہم نے ایک معمر شخص کا انٹرویو لیا جب اس سے ہمارے ساتھی نے پوچھا کہ اتنا لمبا عرصہ ہو چکا ہے سیلاب آئے، کیا آپ تک کوئی امداد پہنچی؟ تو اس نے رندھی آواز اور ڈبڈباتی ہوئی آنکھوں کے ساتھ آسمان کی طرف منہ کیا اور کہا'' ہمارا اللہ ابھی بھی ہے وہ اپنی مخلوق پر ظلم نہیں کرتا۔'' ہم نے اس شخص کے توّکل اور صبر کا یہ عالم دیکھا تو حیرت میں ڈوب گئے۔

ایک کچے گھر کا ملبہ دور سے ہمیں گویا یوں کہہ رہا تھا کہ مجھے دیکھو میں بھی کسی کی بے بسی کی تصویر ہوں۔ جب احناف ٹرسٹ کی ٹیم وہاں پہنچی تو معلوم ہوا یہ پانچ یتیم بچوں کا گھر ہے جو سیلابی پانی سے مکمل طور پر تباہ ہو چکا ہے۔ ہم نے بچوں کے سروں پر شفقت کا ہاتھ رکھا اور جتنا ہم ہو سکا ان سے نقدی تعاون کیا۔ رقم دیتے ہوئے ہمارا ضمیر ہمیں جھنجھوڑ جھنجھوڑ کر کہہ رہا تھا: ''جو کچھ بھی ہے سب ان کو دے دو۔'' لیکن باہمی مشاورت میں یہی طے پایا تھا کہ دیگر خاندانوں میں بھی تقسیم کرنا ہے اس لیے............

راستے میں ہم نے لوگوں کی اپنی مدد آپ کے تحت بنائی ہوئی کشتیاں بھی دیکھیں، لوہے کے خالی ڈرموں کو آپس میں باندھنے کے بعد ان پر ایک چارپائی ڈال کر کشتی بنائی گئی تھی۔ ایک اور ننھے ملاح کو ہم نے لوہے کے ایک بڑے کڑاہ پر اکیلے ہی سیلابی پانی کا سفر کرتے ہوا دیکھا یہ وہ کڑاہ ہے جس میں گنے کے رس کو پکا کر گڑ بنایا جاتا ہے۔ (ہم نے یہ منظر بھی کیمرے کی آنکھ میں محفوظ کر لیا) جب اس کو بلند آواز سے پکار کر کہا: ''تم کدھر جا رہے ہو؟'' تو اس بچے نے جواب دیا کہ میں اپنے ملیر (ماموں کے بیٹے)

کو لینے جا رہا ہوں۔

ہم نے اس ننھے ملاح کی جرأت وہمت کو داد دی اور آگے روانہ ہو گئے۔ متاثرہ علاقوں کا دورہ کرتے ہوئے ہم لوگ ''پتن شاہ والا'' پہنچ گئے۔ ''پتن'' دریا کے اس کنارے کو کہتے جہاں سے کشتی کے ذریعے سفر کر کے دوسرے کنارے تک جایا جا سکے۔ ہم چاہتے تھے کہ دوسرے کنارے پر جائیں اور وہاں کے لوگوں کی صورت حال کا جائزہ لیں۔ لیکن دریا کے درمیان میں پہنچ کر پانی کی منہ زور موجوں نے کشتی کو مزید آگے جانے کی اجازت نہ دی۔ اس جگہ تقریباً دریا کا پاٹ پانچ سے چھ کلومیٹر چوڑا تھا۔ نہ چاہتے ہوئے بھی ہمیں واپس آنا پڑا۔

واپسی پر ہم بستی خالد بن ولید رضی اللہ عنہ میں گئے وہاں مکمل طور پر شہید ایک مسجد اور مدرسہ کے ساتھ نقدی تعاون کیا۔ پس اسی دوران ہمیں فون پر اطلاع ملی کہ لاہور سے آنے والا امدادی سامان کا ٹرک جامع اہل السنۃ والجماعۃ فتح پور پہنچ چکا ہے۔

ہم کوٹ سلطان سے لیہ، لیہ سے چوک اعظم، چوک اعظم سے فتح پور پہنچے۔ امدادی سامان مدرسہ کے ایک بڑے ہال میں اتارا گیا جہاں امدادی سامان کی پیکنگ کی جائے گی اور اس کو متاثرہ لوگوں تک پہنچانے کا انتظام کیا جائے گا۔

باقی ایام میں احناف ٹرسٹ کے ساتھی کام کاج میں اتنے مصروف ہو چکے تھے کہ ان کے بقول ہمیں سیلاب بیتی لکھنے کا بھی وقت نہیں ملا۔ آخر میں دعا ہے کہ اللہ ہم سب کو اخلاص کے ساتھ کام کرنے کی توفیق بخشے اور مصیبت زدہ بھائیوں اور بہنوں کی مشکلات ختم فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الکریم

تین سوال

روضہ الریاحین میں ہے عبداللہ بن مبارکؒ سے کسی نے پوچھا انسان کون ہیں؟ فرمایا: ''علم والے۔'' سوال ہوا: ''بادشاہ کون ہیں؟'' فرمایا: ''زاہد۔'' یعنی جو لوگ دنیا سے بے رغبتی کرتے ہیں۔ پھر پوچھا گیا: ''کمینے اور نکمے کون ہیں؟'' جواب دیا: ''وہ جو دین داری کو دکانداری بناتے اور دین بیچ کر اپنا پیٹ پالتے ہیں۔'' انتخاب: وسیم عباس، منڈی بہاؤالدین

فرزندان اہل السنۃ سے فکر انگیز خطاب

مراسلہ: محمد خالد زبیر

پانچویں سالانہ تخصص فی التحقیق والدعوۃ کی افتتاحی تقریب سے پرسوز اور فکر و نظر کے دریچوں کو روشن کرتے ہوئے دو یادگار خطاب۔۔۔بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خطاب متکلم اسلام مولانا **محمد الیاس گھمن**

خطبہ مسنونہ:

انسان اور شیطان روز ازل سے باہم دشمن ہیں اب حق بھی ہے اور باطل بھی کچھ لوگ اصحاب حق ہیں اور کچھ لوگ اصحاب باطل۔ بہت سارے ایسے گمراہ لوگ موجود ہیں جو دیانت داری کے ساتھ باطل کو حق سمجھ کر قبول کرتے ہیں۔اس موقع پر نبی کریم ﷺ کی ایک مبارک حدیث یاد آرہی ہے اس دعا کو پڑھنا بھی چاہیے اور میں سمجھتا ہوں کہ اس کو پڑھنے سے زیادہ سمجھنا چاہیے (**اللھم ارنا الحق حقاً وارزقنا اتباعہ وارنا الباطل باطلا وارزقنا اجتنابہ**) اللہ مجھے حق کا حق ہونا دکھا کبھی حق آدمی کو حق نظر نہیں آتا حق بھی باطل نظر آتا ہے **اللھم ارنا الحق حقاً** اللہ مجھے حق کا حق ہونا دکھا اور حق پر چلنے کو میرا رزق بنادے **وارنا الباطل باطلاً وارزقنا اجتنابہ** اے اللہ! مجھے باطل کا باطل ہونا دکھا اور پھر اجتناب باطل کو میرا رزق بنادے کیسی عجیب دعا فرمائی آپ بلاغت نبوت پر غور فرمائیں فصاحت نبوت پر غور فرمائیں کیسی عجیب دعا ہے کہ مجھے حق کا حق ہونا دکھائیں یہ بڑی بات ہے باطل کا باطل ہونا دکھا یعنی آدمی کو کبھی تعجب ہوتا ہے کہ یہ موٹی سی بات اس کو سمجھ نہیں آرہی اللہ کی طرف سے پھٹکار پڑتی ہے آدمی کو حق؛ حق ہی نظر نہیں آتا اور پھر نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اللہ اتباع حق کو میرا رزق بنادے۔'' میرے شیخ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم فرماتے ہیں اس کے ساتھ اب ایک دوسری بات...... ہمارے ہاں شیخ کا تذکرہ ساتھ ساتھ چلتا ہے میں دیانت داری کے ساتھ کہتا ہوں بندہ خطیب بنے، مناظر بنے، مبلغ بنے اور شیخ کی خانقاہ سے اس کا رابطہ نہ ہو تو گمراہی کا اندیشہ بہت زیادہ ہوتا ہے اور اگر شیخ کے ہاتھ میں ہاتھ دے دے تو گمراہی کے اندیشے تقریبا ختم ہوجاتے ہیں حضرت فرماتے ہیں کہ ایک ساتھ دوسری حدیث ملائیں نبی پاک ﷺ نے فرمایا:''ان

النفس لن تموت حتی تستکمل رزقھا کوئی آدمی اس وقت تک نہیں مرتا جب تک اپنا رزق مکمل نہ کر لے اور حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: اللھم ارنا الحق حقاً وارزقنا اتباعہ اللہ اتباع حق کو میرا رزق بنا دے اگر اتباع حق رزق بن گیا جب تک آپ نے نہیں کھایا موت نہیں آئے گی۔

تو بعض کام عوام کے ذمہ ہیں اتباع حق عوام کے ذمہ ہیں اجتناب باطل عوام کے ذمہ ہیں۔ عالم کے ذمے ایک کام تھوڑا سا اور اوپر اتباع حق کی کوشش بھی کرے اور اتباع حق کی طرف متوجہ بھی کرے اور اس راستے میں جو رکاوٹیں ہیں بحیثیت عالم دور کرے کیونکہ یہ نبی کریم ﷺ کا وارث ہے۔ دوسرے لفظوں میں بات سمجھانے کے لیے یوں کہتا ہوں ایک ہے عقیدہ اور ایک ہے عقیدے پر دلیل، ایک ہے مسئلہ اور ایک ہے مسئلے پر دلیل۔ اگر عقیدہ آتا ہو اور دلیل نہ آتی ہو تو بندہ جنت میں جائے گا۔ اس کا عمل ٹھیک ہو اور عمل پر دلیل اس کے پاس موجود نہ ہو تو کہاں جائے گا؟ جنت میں جائے گا۔ کتنے لوگ ہیں جو نمازیں پڑھتے ہیں کتنی نمازیں ہیں؟ پانچ فجر کی رکعات کتنی ہیں؟ جواب دے گا کہ چار۔ پوچھو اس کی دلیل کیا ہے؟ کہتے ہیں ''پتا نہیں۔'' تو کیا خیال ہے وہ کہاں جائیں گے! جنت میں۔ تو معلوم ہوا اصل چیز یعنی صحیح عقیدہ اور عمل صالح کا ہونا ضروری ہے یہ عام اور خاص سب اس میں شریک ہیں علماء کے لیے ذمہ ایک اضافی کام بھی ہے۔ وہ کیا؟ صحیح عقیدہ بھی ہو اور صحیح عقیدے پر دلیل بھی، عمل صالح بھی اور عمل صالح پر دلیل بھی ہو اور جو باطل اس صحیح عقیدے پہ شبہات پیش کرے ان شبہات کا رد بھی کرے اور یہ علماء کے ذمے ہے۔

اس وقت پوری دنیا میں شدید ترین ضرورت اس بات کی ہے میں ''شدید'' نہیں کہہ رہا ''شدید تر'' نہیں کہہ رہا میں ''شدید ترین'' کہہ رہا ہوں۔ اس وقت پوری دنیائے باطل مل کر مسلمانوں کے نظریات پہ حملہ آور ہے۔ ہم نے جو ''التخصص فی التحقیق والدعوۃ'' شروع کیا اس کا مطلب کیا ہے تحقیق الگ ہے دعوت الگ ہے۔ اصل ہے ''التخصص فی التحقیق العقائد والمسائل''۔ بنیادی ایک بات سن لیں ہماری دیوبند سے علمی نسبت ہے اصل یہ ہے کہ ہم اہل السنۃ والجماعۃ ہیں احناف ہیں اہل السنۃ میں ہماری نسبت نبی پاک ﷺ کی طرف ہے والجماعۃ میں نسبت صحابہؓ کی طرف ہے۔ مجتہدین کئی تھے ہماری نسبت ان میں امام ابو حنیفہ کی طرف ہے لیکن جب لوگوں نے حنفیت کا نام لے کر حنفیت میں بگاڑ پیدا کیا ہے تو اس وقت وہ علماء اٹھے جنہوں نے الگ تحقیق پیش نہیں کی بلکہ حنفیت کے ہی اصلی مسائل کو من

وعن امت کے سامنے پیش کیا آج دنیا ان کو علمائے حق علمائے دیوبند کا نام دیتی ہے۔علماء دیوبند نے کوئی نیا مذہب پیش نہیں کیا۔ نیا عقیدہ پیش نہیں کیا۔ کہتے ہیں عقیدہ حیات النبی ﷺ دیوبند کا عقیدہ ہے جو نہیں مانتا دیوبندی نہیں کیا مطلب؟ عقیدہ تو پہلے سے موجود تھا بعض لوگوں نے قرآن وسنت کی تشریحات میں غلط تعبیرات اختیار کرنے کی کوشش کی علماء نے غلط اور صحیح تعبیر کو الگ الگ کیا۔دوسرے لفظوں میں یوں کہتا ہوں کہ دیوبند نے ''اہل السنۃ والجماعۃ'' کا جو تسلسل چلا آرہا تھا اس کو لوگوں نے روکنے کی کوشش کی ہے تو انہوں نے اس تسلسل کو برقرار رکھا ہے الگ مذھب نہیں ہے جب یہ باتیں نہیں سمجھ آتیں تو آدمی کو اشکال ہوتا ہے کہ دیوبندی کوئی مذہب ہے۔بھئی! مذھب نہیں دیوبندیت نے اہل السنۃ والجماعۃ احناف کے تسلسل کو برقرار رکھا ہے اور راستے کی رکاوٹوں کو ہٹایا ہے۔

میں تحدیث بالنعمۃ کے طور پر کہتا ہوں پوری دنیا میں سوائے اس ایک مرکز اہل السنۃ والجماعۃ کے دوسرا کوئی ادارہ نہیں ہے جہاں چوبیس گھنٹے یہی فکر ہو کہ عقائد کی اصلاح ،عقائد پہ دلائل ،مسائل پہ دلائل کیسے دینے ہیں۔ میں کسی ادارے کی مخالفت نہیں کر رہا باقی اداروں میں بہت کام ہو رہا ہے لیکن یہ جو کام ہے نا یہ کام دنیا میں نہیں جو آپ نے کرنا ہے اب پوری دنیا کی نظریں کس پہ ہوں گی آپ پر ابھی نہیں آپ ذرا تھوڑا سا تخصص چلنے دیں اسباق چلنے دیں لوگوں کی آپ ڈیمانڈز دیکھیں۔ پھر میں آپ کو دکھاؤں گا نیٹ کھول کے ویب سائٹ کھول کے کہ دنیا کے لوگوں میں کیا کیا ہو رہا ہے اور لوگ آپ سے توقعات کیا رکھتے ہیں؟ اور اگر ہم ہی نالائق نکلے ہم نے ہی محنت نہ کی ہم ہی پھر گئے تو بتاؤ محنت کون کرے گا؟؟ امام محمد رات دیر تک جاگ رہے تو بیٹی نے کہا: ''ابو! آپ سوتے کیوں نہیں؟'' فرمایا: ''پوری دنیا سوئی ہوئی ہے ایک امام محمد جاگ رہا ہے میں بھی سو گیا تو پھر کیا بنے گا؟''

اگر آپ کے ذہن میں یہ بات آجائے کہ دنیا میں جتنے باطل ہیں مرزائیت، شیعیت، بریلویت، غیر مقلدیت، مودودیت، مماتیت، خارجیت، یزیدیت وغیرہ جتنے بھی دنیا کے فتنے یا فتنیاں ہیں سارے میدان میں ہیں اور ان کے خلاف لڑنے والے سوائے آپ کے چوبیس گھنٹے اور کوئی نہیں ہے یہ نہیں کہتا کہ لڑنے والا کوئی نہیں میں کہتا ہوں کہ کل وقتی کام کرنے والا کوئی نہیں رائیونڈ سے ہمارے ہاں ترتیب نکلتی ہے بار بار پوری زندگی پوری زندگی پوری زندگی میں اپنے اساتذہ سے بھی کہتا ہوں طلباء سے بھی کہتا ہوں کہ رائیونڈ کی ترتیب آئیڈیل ہے اگر ہمیں سمجھ آجائے میں وہاں مشوروں کے لیے جاتا ہوں

اکابر کو ملتا ہوں بار بار جاتا ہوں کام سمجھنے کے لیے اس لیے کہ وہاں کام کیا ہے چوبیس گھنٹے کام کرنے والے مقیمین بیٹھے ہیں چوبیس گھنٹے دھڑا دھڑ کام ہو رہا ہے اللہ اس کے نتائج پوری دنیا میں دکھا رہے ہیں اور جس دن ہمیں یہ بات سمجھ آ گئی نا ہم نے عقیدے اور مسلک پہ کام کرنا اور جز وقتی نہیں کل وقتی کرنا ہے تو پھر مسلکی اعتبار سے دنیا کے حالات بدل جائیں گے اللہ ہمیں بات سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

حضرات منتظمین اساتذہ کرام جو جو قیود و شروط پابندیاں آپ حضرات کی خدمت میں پیش کریں اس کا پورا اہتمام کریں ایک پابندی تو آپ ابھی سے نوٹ فرمالیں: سبق، مطالعہ اور تکرار ان تینوں وقتوں میں آپ نے اپنا موبائل بند رکھنا ہے۔ باقی اوقات میں آپ موبائل کھولیں، سنیں جو جی چاہے صرف غلط اور ناجائز استعمال نہ ہو جہاں جہاں آپ کے رابطے ہوں ان کو بتائیں کہ میں فلاں وقت سے فلاں وقت تک فون سنتا ہوں عصر کے بعد کھلا ہوتا ہے فلاں وقت کھلا ہوتا ہے تاکہ اسباق میں حرج نہ آئے اللہ تعالیٰ آپ سب کو عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

خطاب مولانا عبدالجبار آف چوکیرہ

بعد خطبہ مسنونہ کے فرمایا: اصل مقصد ہم سب کا یہ ہے کہ اللہ راضی ہو۔ جو کچھ بھی ہم پڑھتے ہیں پڑھاتے ہیں ہمارا مقصد یہی ہوتا ہے کہ اللہ راضی ہو۔ تو اللہ کی رضا کے لیے دو باتیں ہر وقت مدنظر رکھنی چاہیں سب سے پہلی بات تو یہ کہ جب بھی کوئی نیکی کا کام کریں اس میں سب سے پہلے یہ نیت کر لیں کہ اللہ راضی ہو جائے دوسری بات یہ ہے کہ اللہ کا ذکر کیا جائے کیوں کہ جس کے ساتھ محبت ہوتی ہے طبعا اس کا ذکر کیا جاتا ہے اور تیسری چیز وہ ہے اللہ کی فرماں برداری یعنی جو کام اللہ نے حکم فرمائے ہمت کر کے ان کو کیا جائے اگر سستی پیدا ہو تو سستی کا بھی مقابلہ کر کے ان کاموں کو کرنے کی ہمت کرنی چاہیے اور جو کام گناہ کے ہیں ان سے بچا جائے اور ایک بات یہ بھی ضروری ہے کہ ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ سے دعا کی جائے اے باری تعالیٰ! ہم میں تو کوئی ایسی بات نہیں ہے جس سے تیری رضا حاصل ہو محض تیری مہربانی سے ہی حاصل ہوگی اپنی مہربانی سے مجھے اپنی رضا عطا فرما۔ تو دعا کا بھی التزام رکھے اور سب سے آخری بات یہ ہے کہ جن لوگوں کو اللہ کی رضا حاصل ہے ان کے ساتھ رابطہ رکھا جائے۔ اللہ مجھے تمہیں اپنی رضا عطا فرمائیں اور اپنی ناراضگی سے ہمیں بچائیں۔

مرحبا مہمانان رسول مرحبا

☆ عبدالمنعم فائز، کراچی

جتنے منہ اتنی باتیں۔ جتنی باتیں اتنے طعنے ''یہ زمانہ کی رفتار کا ساتھ نہیں دے سکتے، یہ بسم اللہ کے گنبد میں بند، ان کی دوڑ مسجد تک، ان کی باتیں ہماری عقل سے ماورا۔ ان کا طرز زندگی معاشرے سے میل نہیں کھاتا، یہ نیم خواندہ ملا کٹ حجتی ان کی عادت، کج بحثی ان کا وطیرہ، کنفیوژن پیدا کرنا ان کا مشغلہ۔ زمانے بھر کے الزام و دشنام کی توپوں کا رخ ان فاقہ مستوں کی طرف موڑ دیا مگر انہوں نے پیٹھ نہ دکھائی۔ اپنوں کے ستم خوردہ اور غیروں کے زخم رسیدہ یہ ''مہمانان رسول ﷺ'' اپنے قافلے سے جدا نہیں ہوئے دنیا خفا ہوئی مگر انہوں نے سب کے لیے دامن دل وسیع رکھا۔ لوگوں نے ان کے حُلیے پر پھبتیاں کسیں مگر جواب میں کبھی دشنام نہیں پایا۔ لکھنے والوں نے کنویں کا مینڈک لکھا۔ شیلوواٹر کے تیراک کی پھبتی کسی مگر ان کی پیشانی پر بل نہیں پڑے۔ نام نہاد دانشوروں نے سطحیت اور جاہلیت کا طعنہ دیا۔ مگر انہیں مطالعے سے فرصت نہیں کہ تہمتوں کا جواب دے سکیں۔

وہ ہر دور میں زمانے کے قدم سے قدم ملا کر چلے۔ مگر کج رفتاری کا ساتھ نہ دیا۔ وہ بسم اللہ کے گنبد میں بند رہے مگر کسی کوٹھے کی زینت کبھی نہ بنے۔ ان کی باتیں عقل سے ماورا نہیں بلکہ مادیت پرست عقلوں پر ردائے تیرگی پڑی ہوئی ہے۔ ان کا طرز زندگی معاشرے سے میل کھاتا ہے لیکن وہ اپنے رہن سہن پر مغربی چھاپ نہیں لگانا چاہتے۔ نیم خواندہ اس لیے کہا گیا کیونکہ ان کی اسناد گوروں کے دستخطوں سے پاک ہیں۔ وہ اپنے پاکیزہ علم کی سند کسی ''ٹام'' اور ''ہیری'' سے نہیں لینا چاہتے۔ کم علمی کا طعنہ ان پر لگایا جا رہا ہے جنہوں نے بچپن اور لڑکپن کتابوں کی چار دیواری میں گزار دیا۔ قطرے سے گُہر اور ننھی کونپل سے شجر سایہ دار بننے تک غموں کے سینکڑوں موسم آئے، دُکھوں کے سیلابوں نے تباہی مچائی مگر ان کے پائے استقلال میں ذرا سی جنبش بھی نہیں آنے پائی۔ وہ اس قبیلے کے جواں مرد ہیں جو حریف سیل بلا رہا۔

ان کے حلیے پر بحث ہوئی لیکن ان درویشان خدا مست نے کبھی کسی انگریز کی اُترن نہیں پہنی اپنے رہنما فاتح بیت المقدس کی تقلید میں پیوند زدہ کپڑے تو پہنے مگر کسی لارڈ سے پھوٹی کوڑی تک لینا گوارا نہ کی۔ ان کی جیب گل زر کامل عیار سے خالی سہی مگر وہ کسی جمشید کے ساغر نہیں بنے۔

انہوں نے مدرسے کی کچی پکی کھائی مگر باطل کے خلاف ہراول دستے میں وہی نظر آئے۔ پیٹ بھر کے کھانے والے انگریز کے گھوڑوں کے خرخرے کرتے ہیں۔ پھبتیاں ان کے قدم روکنے کے بجائے شوق کو مہمیز دیتی ہیں۔شیلو واٹر کا تیراک انہیں کہا گیا جو جہنم کے کھولتے پانی میں ڈبکیاں کھاتے لوگوں کو بچانے کی تگ ودو کررہے ہیں۔

ان کے نصاب تعلیم پر وہ بات کرتے ہیں جو خود ''لارڈ میکالے'' کے یبوست زدہ دماغ سے خیرات مانگتے ہیں۔ مدرسوں کے کچے در و دیوار دیکھ کر ناک بھوں وہ چڑھاتے ہیں جنہوں نے گوروں کی چاکری کر کے زمینیں الاٹ کرائیں۔ پیوند زدہ کپڑے دیکھ کر وہ نگاہیں پھیر لیتے جن کا بال بال رشوت ستانی میں جکڑا ہوا ہے۔سنت نبوی ﷺ سے سجے ان چہروں کو دیکھ کر بوسیدہ چہرے کی پھبتی وہ کستے جن کی روئیں روئیں سے نحوست ٹپکتی ہے۔

وہ زمانے کے بدلتے رجحانات سے واقف نہیں مگر ہرایرے غیرے کو یہ حق نہیں دیتے کہ جا بجا بھاشن سناتا پھرے۔انہوں نے نصاب میں تبدیلیاں کی ہیں مگر کسی سے ڈکٹیشن کبھی نہیں لی۔انہیں فخر ہے آج دنیا میں کہیں بھی اسلام کا نام لیا جاتا ہے، کسی جگہ بھی تکبیر کا نعرہ گونجتا ہے تو انہی کی شبانہ روز محنتوں کے طفیل ہے۔زمانہ ان سے برہم ہوا مگر وہ تو ہیں ہی کفن بدوش سدا۔راہ حق میں ان کا تن بدن چھلنی ہوا مگر ان کی آنکھ میں ابھی نور ہے۔

خوشا وہ ماں باپ جنہوں نے ہر طرف پھیلی پیسے کی آگ میں جھونکنے کے بجائے اپنے بچے محمدی شبستانوں میں بھیجے۔جنہوں نے نام نہاد ''مفکرین'' کے اٹکل پچو پڑھانے کے بجائے ابدی صداقتوں کا انتخاب کیا۔

مرحبا وہ نفوس جنہوں نے کڑوی کسیلی سنیں مگر قافلہ نہ بدلا۔ پیسے کی دوڑ دیکھی مگر اپنے قدموں کا رخ نہ موڑا۔ راہ وفا ایسے ہی سرمست دیوانوں کی منتظر ہے۔خمار عشق میں ایسے ہی سودائی اپنے سر کھودیا کرتے ہیں اور منزل تمہاری ہی راہ تکتی ہیں برسوں سے۔

☆☆☆

ذوالحجہ کی عبادات

☆مولانا محمد کلیم اللہ

ماہ ذوالحجہ میں چند ایک خصوصی احکام یہ ہیں:

۱: حج بیت اللہ (یہ صرف اسی مہینہ میں ہی ادا ہوتا ہے)۲: قربانی (صاحب استطاعت مسلمانوں کے لیے واجب ہے اوراس مہینہ کے صرف تین دنوں میں ادا کی جاسکتی ہے)۳: عیدالاضحیٰ ۴: تکبیرات تشریق(اس ماہ کے پانچ دنوں میں فرض نمازوں کے بعد''الله اکبر الله اکبر لا اله الا الله والله اکبر الله اکبر ولله الحمد ''اونچی آواز سے کہنا۔۵: یوم عرفہ کا روزہ (یعنی نویں ذوالحجہ کو روزہ رکھنا)۶: جس شخص نے قربانی کرنی ہو اس کا بال اور ناخن نہ کٹوانا ۷: اس ماہ کی دسویں، گیارہویں بارہویں اور تیرہویں تاریخ کو روزہ نہ رکھنا کیونکہ سال بھر میں اللہ تعالی کی طرف سے پانچ دن ممنوع ہیں کہ ان میں روزہ نہ رکھا جائے۔ مذکورہ چار دن اور یکم شوال المکرّم کا دن۔

ہم ان میں سے صرف قربانی کے مسائل کا ذکر کیے دیتے ہیں چونکہ قربانی اللہ تعالی کے قرب کا ذریعہ ہے اس لیے چند شیطان صفت انسان اس مبارک عبادت میں بھی رخنہ ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں جیسا کہ آگے مذکور ہوگا کہ کس طرح اس اہم عبادت کا یہ لوگ مذاق اڑاتے ہیں خیر! قربانی کے متعلق چند امور قابل ذکر ہیں۔

1- قربانی کا ثبوت 2- قربانی کا حکم 3- قربانی کا جانور
4- جانور کی عمر 5- شرکاء اور ان کی تعداد 6- قربانی کا وقت
7- قربانی کے دن 8- قربانی کا نصاب 9- شرائط قربانی 10- ذبح کون کرے؟

1: قربانی کا ثبوت:

سورۃ کوثر میں اللہ تعالی ارشاد فرماتے ہیں''فصل لربک وانحر. [1]

ترجمہ: نماز پڑھیے اپنے رب کے لیے اور قربانی کیجیے۔

عن زید بن ارقم قال؛ قال اصحاب رسول الله ﷺ: یا رسول الله ! ما هذه

[1] سورۃ کوثر:2

الاضاحی ؟ قال: سنة ابیکم ابراھیم (علیه السلام) قالوا: فما لنا فیها یا رسول الله؟ قال : بکل شعرة حسنة . قالوا: فالصوف یا رسول الله ؟ قال : بکل شعرة صوف حسنة. ❶

ترجمہ: ''صحابہ کرامؓ نے حضور اکرم ﷺ سے سوال کیا کہ یارسول اللہ ﷺ! قربانی کیا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''آپ کے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا مبارک طریقہ ہے۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ اس میں ہمارے لیے کیا ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہر بال کے بدلے نیکی ہے۔'' صحابہ کرامؓ نے پھر عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! اوراون میں (ہمارے لیے کیا ہوگا ؟) آپ ﷺ نے فرمایا کہ اون میں بھی ہر بال کے بدلے نیکی ہے۔''

2: قربانی کا حکم:

قربانی کا حکم یہ ہے کہ صاحب استطاعت پر واجب ہے اس کی تفصیل آگے آرہی ہے کہ آدمی صاحب استطاعت کب بنتا ہے۔

عن ابی ھریرةؓ قال ؛ قال رسول الله ﷺ:'' من کان له سعة، فلم یضح فلا یقربن مصلانا۔'' ❷

اس حدیث مبارکہ میں بہت سخت وعید ہے کہ جس کے پاس وسعت بھی ہو اور وہ قربانی نہ کرے تو وہ شخص ہماری عید گاہ کے قریب بھی نہ آئے اور ظاہر ہے کہ اس طرح کی وعید واجب کے چھوڑنے پر ہوتی ہے۔

3: قربانی کا جانور:

قربانی کے لیے مذکورہ جانور ہی ذبح کیے جاسکتے ہیں بھیڑ، بکری، اونٹ، گائے مذکر و مونث۔

قال تعالی؛ ثمنیة ازواج من الضأن اثنین ومن المعزاثنین.... ومن الابل اثنین ومن البقرا ثنین. ❸

---

❶ سنن ابن ماجہ ص226

❷ سنن ابن ماجہ ص226، مستدرک حاکم ج4 ص258 ❸ سورۃ انعام 144,143

فائدہ: بھینس بھی گائے کے حکم میں شامل ہے۔ تحسب الجوامیس مع البقر ❶

مزے کی بات یہ ہے کہ بھینس غیر مقلدین کے ہاں قربانی کے جانوروں میں شامل نہیں ہے۔ جبکہ غیر مقلد عالم جناب نعیم الحق ملتانی نے ایک کتاب لکھی ہے ''بھینس کی قربانی کا تحقیقی جائزہ'' اس میں بھینس کی قربانی کو جائز کہا ہے اور دلائل سے منکر کو جاہل ثابت کیا ہے ۔

غیر مقلدین کے ہاں جو جانور زائد ہیں:

1- مرغ کی قربانی جائز ہے۔ ❷ 2- گھوڑے کی قربانی جائز ہے۔ ❸

3- انڈے کی قربانی جائز ہے۔ ❹ 4: جانور کی عمر

بھیڑ، بکری ایک سال، گائے دو سال، اونٹ پانچ سال، ہاں البتہ بھیڑ اور دنبہ جو دیکھنے میں ایک سال کا لگتا ہو اس کی قربانی بھی جائز ہے۔ اس لیے کہ حدیث مبارک میں ہے کہ ''عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ مرفوعاً : لا تذبحوا الا مسنة الا ان یعسر علیکم فتذبحوا جذعة من الضان.'' ❺

جبکہ غیر مقلدین کے ہاں مدار عمر پر نہیں، مدار دانت ہیں کہ قربانی کے لئے دو دانتا ہونا شرط ہے، عمر شرط نہیں۔ مجھے یاد ہے کہ اس سبق میں استاد محترم مولانا محمد الیاس گھمن دامت برکاتہم نے فرمایا تھا کہ ''جذعة سے مراد باتفاق امت دنبے اور بھیڑ میں چھ ماہ کی عمر والا جانور ہے۔ مسنہ نہ ملنے کی صورت میں عمر کے اعتبار سے جانور کا تعین کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ مسنہ سے مراد عمر والا جانور ہے نہ کہ دانت والا۔ ساتھ ہی فرمایا کہ یہ جواب میری اپنی طرف سے ہے، تاحال میں نے کسی کتاب میں اس کو نہیں پڑھا مزید فرمایا کہ اگر کسی دلیل سے میری یہ بات غلط ثابت ہو جائے تو اس غلطی کی نسبت میری طرف کی جائے

5: شرکاء اور ان کی تعداد:

بھیڑ، بکری میں ایک، گائے، بھینس اور اونٹ میں سات آدمی شریک ہو سکتے ہیں۔ حدیث مبارک میں ہے کہ:

''عن جابر امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الابل والبقر کل سبعة منا فی بدنة . ❻

---

❶ مصنف عبد الرزاق ج4 ص24، فتاویٰ قاضیخان ج9 ص331

❷ فتاویٰ ستاریہ ج2 ص72 ❸ فتاوی ستاریہ ج1 ص149

❹ فتاویٰ ستاریہ ج4 ص40 ❺ صحیح مسلم ج2 ص155 ❻ مسلم ج1 ص424

جبکہ غیر مقلدین کہتے ہیں کہ گائے میں سات، اونٹ میں دس اور بکری میں سارے گھر والے شریک ہو سکتے ہیں۔ اہل السنّت والجماعت کے ہاں شرکاء کا مسلمان ہونا ضروری ہے جبکہ غیر مقلدین کے نزدیک قادیانی بھی قربانی میں شریک ہو سکتا ہے۔ (1)

6: قربانی کا وقت:

شہر اور بڑے گاؤں میں عید کی نماز ادا کرنے کے بعد قربانی کا وقت شروع ہوتا ہے: ''عن انس ان رسول الله ﷺ صلی ثم خطب فامر من کان ذبح قبل الصلوة ان یعید ذبحاً.'' (2)

7: قربانی کا دن:

جیسا کہ ابھی ذکر کیا کہ قربانی کا وقت شہر اور بڑے گاؤں میں نماز عید کے بعد جبکہ دیہات میں صبح صادق کے طلوع ہونے کے بعد سے شروع ہوتا ہے اور بارہویں تاریخ کی شام تک قربانی کا وقت موجود رہتا ہے اس کے بعد یعنی تیرہویں تاریخ کو قربانی نہیں کرنی چاہیے۔ ''و وقت الاضحیه یدخل بطلوع الفجر من یوم النحر الا انه لایجوز لاهل الامصار الذبح حتی یصلی الامام العید فاما اهل السواد فیذبحون بعدالفجر.'' (3)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ قربانی کے دو دن ہیں قربانی کے دن کے بعد۔ یعنی دسویں ذو الحجہ کے بعد ''مالک عن نافع ان عبد الله بن عمر قال : الاضحیٰ یومان بعد یوم الاضحیٰ۔'' (4)

8: قربانی کا نصاب:

ہر اس شخص پر قربانی کا کرنا واجب ہے جس پر صدقۃ الفطر واجب ہے۔ (5)

یاد رہے کہ قربانی کا نصاب اور زکوۃ کا نصاب الگ الگ ہے، قربانی کو زکوۃ پر قیاس کرنا درست نہیں۔ سونا، چاندی، نقدی اور مال تجارت اور ضرورت سے زائد اشیاء مثلاً ٹی وی، وی سی آر جیسی خرافات اور تین جوڑوں سے زائد کپڑوں کے جوڑوں اور وہ اشیاء جو محض زیب و زینت کے لئے گھروں میں رکھی ہوتی ہیں سال بھر استعمال نہیں ہوتی ہیں ان سب چیزوں کی قیمت یا بعض کی قیمت ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کو پہنچ جائے تو قربانی کرنا واجب ہے اور اس پر سال کا گزرنا شرط نہیں ہے۔

(1) فتاویٰ علماء حدیث ج13 ص89 (2) صحیح مسلم ج2 ص155
(3) شرح البدایہ ج4 ص443 (4) موطا امام مالک ص497 (5) فتاویٰ عالمگیری ج5 ص360

9: شرائط وجوب قربانی:

1- حریت (آزاد ہونا) 2- اسلام (مسلمان ہونا غیر مسلم اور مرتدین اس سے خارج ہیں جیسا کہ قادیانی وغیرہ)3- غناء (یعنی صاحب استطاعت بھی ہو بالکل مفلوک الحال، مفلس اور غریب پر قربانی کرنا واجب نہیں ہے)4- اقامت (مسافر پر قربانی واجب نہیں)

10: ذبح کون کرے؟

ذبح کرنے والے کے لیے ضروری ہے کہ وہ مسلمان ہو کفار اور یہود و ہنود کا ذبیحہ جائز نہیں ہے یاد رہے کہ رافضی اور قادیانی بھی اس میں شامل ہیں ان کا ذبیحہ حرام ہے آج کل عام طور پر مسلمانوں میں ۳۳۳۳ یہ غفلت پائی جا رہی ہے کہ وہ کسی رافضی سے ذبح کرا لیتے ہیں یا قادیانی سے۔ شریعت محمدیہ ﷺ کی رو سے رافضی کافر ہیں جبکہ قادیانی مرتد ہیں ان کا ذبیحہ کسی طور پر حلال نہیں۔

جبکہ غیر مقلدین کے ہاں مسلمان اور اہل کتاب کے علاوہ کوئی کافر بھی ذبح کرے تو جائز ہے چنانچہ نواب نور الحسن خان غیر مقلد لکھتے ہیں۔ ''ذبائح اہل کتاب و دیگر کفار نزد وجود ذبح بسملہ یا نزد اکل آں حلال است، حرام و نجس نیست۔'' [1]

علامہ وحید الزمان غیر مقلد لکھتے ہیں: ''و ذبیحة الکافر حلال اذ ذبح لله و ذکر اسم الله عند الذبح.'' [2]

غیر مقلدین کے شیخ الکل فی الکل میاں نذیر حسین دہلوی ایک سوال کے جواب میں لکھتے ہیں: ''واضح ہو کہ ذبیحہ اہل تشیع کا کھانا حلال ہے، کیونکہ وہ اہل اسلام میں سے ہیں۔'' [3]

آخری گزارش:

آپ ﷺ کا مبارک معمول یہ تھا کہ آپ دو قربانیاں کرتے ایک اپنی طرف سے اور ایک اپنی امت کی طرف سے، اس لیے تمام مسلمان بھائیوں سے گزارش ہے کہ اگر اللہ نے وسعت دی ہو تو جہاں آپ اپنی طرف سے قربانی کر رہے ہوں وہاں نبی آخر الزمان ﷺ کی طرف سے بھی قربانی کریں اور اس کے ساتھ ساتھ کسی عزیز رشتہ دار کی طرف سے بھی قربانی کرنا چاہیں تو یہ بھی جائز ہے۔

---

[1] عرف الجادی ص 10 [2] کنز الحقائق ص 182 [3] فتاوی نذیریہ ج 3 ص 317

مولانا یوسف خان کی رحلت

☆مولانا زاہدالراشدی

عیدالفطر کی رات جن چند دوستوں کو عید مبارک کہنے اور حال احوال معلوم کرنے کے لیے فون کیا ان میں برادرم مولانا سعید یوسف خان بھی تھے۔ انہیں فون کرنے کا ایک مقصد حضرت الشیخ مولانا محمد یوسف خان کی خیریت دریافت کرنا بھی تھا جو پاکستان اور آزاد کشمیر میں شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ کے باقی ماندہ چند گنے چنے شاگردوں میں سے تھے اور والد گرامی حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر کے دورہ حدیث کے ساتھی تھے۔ مولانا سعید نے بتایا کہ حضرت کی صحت معمول کے مطابق ہے وہ بخیریت ہیں اور انہوں نے رمضان المبارک کے روزے بھی سارے رکھے ہیں۔ میں نے حضرت شیخ کی خدمت میں سلام عرض کرنے اور دعا کی درخواست پیش کرنے کے لیے کہا اور مطمئن ہو کر فون بند کر دیا۔

مگر اس کے صرف دو روز بعد کی بات ہے جامعہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ کے مہتمم مولانا محمد فیاض خان سواتی حسب معمول عید کی چھٹیوں میں بچوں سمیت گھر آئے ہوئے تھے، عشاء کی نماز مسجد میں ادا کرنے کے بعد گھر آرہے تھے کہ کسی دوست کے فون آنے پر انہوں نے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھنا شروع کر دیا، میرا دل دھڑکا اور فون مکمل ہونے کا انتظار کیے بغیر اشارے سے پوچھا کہ کیا ہوا؟ انہوں نے جواب دیا کہ حضرت مولانا محمد یوسف خان کا انتقال ہو گیا ہے، زبان پر بے ساختہ انا للہ وانا الیہ راجعون جاری ہوا اور دل غم واندوہ کی گہرائیوں میں ڈبکیاں کھانے لگا۔

ہم ساڑھے گیارہ بجے کے لگ بھگ پلندری پہنچ گئے۔ دارالعلوم تعلیم القرآن میں داخل ہوئے تو ہر طرف علمائے کرام کا ہجوم تھا۔ حضرت شیخ اسی برآمدے میں چارپائی پر سکون کی نیند سوئے ہوئے تھے۔ جہاں ابھی دو ماہ قبل ان سے ملاقات ہوئی تھی میں ان کی زیارت وملاقات کے لیے حاضر ہوا تھا ایک دن ان کی خدمت میں رہا اسی برآمدے میں وہ اپنی مخصوص مسند پر تشریف فرما تھے مجھے انہوں نے ساتھ بٹھا رکھا تھا اور میرا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیے باتوں میں مصروف تھے۔

میرا ان کے ساتھ گزشتہ چار عشروں سے مسلسل تعلق تھا، جو چچا اور بھتیجے کا تعلق بھی تھا، استاذ

اور شاگرد کا بھی تھا، استاد اور شاگرد کا بھی تھا راہ نما اور کارکن کا بھی تھا اور نفاذ شریعت کی جدوجہد میں علمی وفکری استفادے کا بھی تھا۔ان سے رخصت ہونے لگا تو دل کے کونے سے آواز آئی کہ اچھی طرح زیارت کرلو شاید یہ آخری ملاقات ہو!!!

مین گیٹ تک جانے کے بعد میں ایک بار پھر واپس پلٹا، زیارت کی، مصافحہ کیا اور دعائیں سمیٹتا ہوا رخصت ہو گیا۔آج بھی وہی برآمدہ تھا مگر مسند کی بجائے چارپائی تھی اور حضرت شیخ بلبل کی طرح چہچہانے کی بجائے آرام کی نیند سو رہے تھے۔چہرے پر نہایت سکون تھا۔ہمیں ان کے قدموں میں گھنٹہ بھر بیٹھنے کی سعادت مل گئی۔میرے ذہن کا کیمرہ اس سکون اور نورانیت کی بار بار تصویریں لے رہا تھا۔

علمائے کرام اور سرکردہ حضرات ایک طرف کرسیوں پر بیٹھے چہرہ مبارک کی زیارت کر رہے تھے دوسری طرف عوام کا جم غفیر قطار میں تھا اور لوگ اپنے اس محبوب بزرگ کی باری باری زیارت کر کے آگے بڑھ رہے تھے۔سامنے صحن میں ملک کے مختلف علاقوں سے آئے ہوئے علمائے کرام اور دیگر حضرات تشریف فرما تھے اور علمائے کرام ان کے سامنے خطاب میں اپنے جذبات کا اظہار کر رہے تھے۔ مولانا محمد یوسف خان کے قریب ترین شاگرد اور رفیق خاص حضرت مولانا محمد اسحاق مدنی ایک طرف بیٹھے آنسو بہا رہے تھے اور حضرت شیخ کے صاحب زادگان صبر وضبط کا دامن تھامے اردگرد آنے والے لوگوں سے تعزیتیں وصول کر رہے تھے اس موقع پر بتایا گیا کہ حضرت شیخ نے رمضان المبارک کے سارے روزے رکھے ہیں، تراویح کی نماز مسجد میں اہتمام کے ساتھ باجماعت ادا کرتے رہے ہیں وفات کے دن بھی مغرب کی نماز گھر میں باجماعت پڑھی ہے نماز کے بعد معمول کے مطابق وظائف میں مصروف تھے اور تسبیح ہاتھ میں لیے ذکر کر رہے تھے کہ اچانک سینے میں تکلیف محسوس ہوئی اور تسبیح ہاتھ سے گر گئی، فوری طور پر ایک قریبی ہسپتال میں لے جانے کا اہتمام ہوا مگر تب تقدیر کا قلم اپنا فیصلہ صادر کر چکا تھا۔

حضرت مولانا محمد یوسف خان نے نوّے (90) برس کے لگ بھگ عمر پائی۔ان کی ساری زندگی جہد مسلسل سے عبارت رہی ہے۔دینی اور قومی زندگی کا کوئی شعبہ ان کی تگ وتاز سے خالی نہیں رہا۔ ہر شعبہ زندگی کے لوگ سمجھتے تھے کہ شاید سب سے زیادہ توجہ انہیں حاصل ہے، مگر ان کے اوقات کار اور توجہات کی ایسی متوازن تقسیم تھی کہ انہوں نے مختلف شعبوں کو بھرپور وقت دیا اور زندگی کا کوئی لمحہ مصروفیت سے خالی نہیں رہنے دیا۔دینی علوم کی تدریس کا شعبہ ہو، سلوک وارشاد کے ذریعے علماء کی روحانی اصلاح کا

میدان ہو، سیاسی قیادت اور راہ نمائی کا محاذ ہو، سماجی خدمات کا دائرہ ہو، نفاذ شریعت کی جدوجہد کی فکری وعلمی پشت پناہی ہو، آزادی کشمیر کی جدوجہد ہو، جمعیت علماء آزاد کشمیر کے عنوان سے علمائے کرام میں تحریکی ذوق پیدا کرنے کا معاملہ ہو، حضرت مولانا محمد یوسف خان ہر محاذ پر صف اول میں موجود رہے۔

حضرت شیخ کی علمی، دینی، قومی، تحریکی اور سماجی خدمات کا احاطہ اس مختصر تاثراتی مضمون میں ممکن نہیں ہے مگر ان کی وفات پر جنازے کے لیے آنے والے ہزاروں افراد سے خطاب کرتے ہوئے مختلف حضرات نے جن تاثرات کا اظہار کیا، ان کے چند پہلوؤں کا تذکرہ مناسب معلوم ہوتا ہے۔ایک مقرر نے جن کا نام میں یاد نہیں رکھ سکا فرمانے لگے:

’’آزاد کشمیر کی عدالتوں میں آج اگر ججوں کے ساتھ قاضی بیٹھتے ہیں اور بہت سے معاملات میں شریعت کے مطابق فیصلے ہوتے ہیں تو یہ حضرت مولانا محمد یوسف خان اوران کے رفقاء کا طویل جدوجہد کا ثمرہ ہے، انہوں نے بتایا کہ جب آزاد جموں وکشمیر کی عدالتوں میں شرعی قوانین کے نفاذ کا فیصلہ ہورہا تھا تو انتظامیہ اور عدلیہ کے ایک اعلی سطحی اجلاس میں چیف جسٹس آزاد کشمیر نے اس سلسلے میں اپنے اشکالات اوراعتراضات تفصیل کے ساتھ پیش کیے مگر حضرت مولانا محمد یوسف خان نے ان کے اس قدر مدلل اور تسلی بخش جوابات دیے کہ خود جسٹس موصوف نے اسی محفل میں برملا اعتراف کیا کہ ’’مولانا یوسف خان کے مفصل خطاب نے نہ صرف ان کے بہت سے اشکالات دور کردیے ہیں بلکہ ان کے ذہن کا رخ بھی بدل ڈالا ہے۔‘‘

آزاد کشمیر کے وزیراعظم سردار عتیق احمد خان نے اپنے خطاب میں کہا کہ ’’مولانا محمد یوسف خان صرف آزاد کشمیر کے اور پاکستان کے نہیں، بلکہ عالمِ اسلام کی عظیم شخصیت تھے اور وہ ان کے بارے میں ایک مغربی دانش ور کا یہ قول بیان کرنا چاہیں گے کہ کسی چھوٹے آدمی کا بڑی جگہ پر بیٹھ کر کام کرنا بڑی بات نہیں ہے بلکہ بڑے آدمی کا چھوٹی جگہ پر بیٹھ کر اپنے کمالات کا اظہار کرنا اور انہیں منوانا اصل کمال کی بات ہے اور یہ مقولہ مولانا محمد یوسف خان کی جدوجہد پر صادق آتا ہے۔‘‘

سابق صدر آزاد کشمیر سردار محمد انور خان نے کہا کہ مولانا محمد یوسف خان کی خدمات کو صرف دینی دائرے میں محدود کرنا درست نہیں ہے، وہ تحریک آزادی اور نفاذ اسلام کے ساتھ ساتھ سیاسی اور سماجی محاذ پر بھی ہمارے راہ نما تھے۔‘‘

راقم الحروف نے اپنی گزارشات میں عرض کیا کہ حضرت شیخ نے ایک کامیاب اور بھرپور زندگی گزاری ہے، آج سے ۶۵ برس پہلے جب وہ دارالعلوم دیوبند سے فارغ التحصیل ہوکر اس علاقے میں آئے تھے تو ان کا استقبال ڈوگرہ حکمرانوں کے جیل خانے نے کیا تھا اور آج جب وہ رخصت ہورہے ہیں تو قوم کے تمام طبقات ان کو ''الوداع'' کہنے کے لیے جمع ہیں اور ان کی یہ کامیاب زندگی **فزت برب الکعبہ** (رب کعبہ کی قسم میں کامیاب ہوگیا) کا عملی نمونہ پیش کررہی ہے۔''

بہرحال! اس فضا میں مولانا سعید یوسف خان کے سر پر حضرت شیخ کی پگڑی رکھ کر ان کے جانشین ہونے کا اعلان کیا گیا اور لاکھوں افراد نے مولانا سعید یوسف کی اقتدا میں نماز جنازہ ادا کرکے حضرت شیخ کو الوداع کیا۔ اللہ تعالیٰ حضرت کے درجات بلند سے بلند فرمائیں۔

آمین یارب العالمین۔

اناللہ وانا الیہ راجعون

ادارہ قافلہ حق اور اس کے تمام قارئین مولانا سعید یوسف خان سے دلی تعزیت کرتے ہیں اور اس سانحے میں خود کو برابر کا شریک سمجھتے ہیں۔ یقیناً وہ ہم سے دور جابسے ہیں لیکن ان کی تعلیمات ہمارے سامنے موجود ہیں جن کو دیکھ کر ہم زندگی کی مشکل راہیں آسانی سے طے کرسکتے ہیں۔

ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم میں حضرت شیخ جیسی تواضع ان جیسا اخلاص ان جیسی علمی پختگی اور ان جیسا حلم موجود ہے؟؟؟ آج بھی اگر دنیا شیخ سے محبت اور عقیدت رکھتی ہے تو اس کی سب سے بڑی وجہ حضرت کا متبع سنت ہونا ہے اللہ تعالی مولانا یوسف خان صاحب کو رفیق اعلی میں جگہ عطا فرمائے اور ہم سب کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اس کے ساتھ ساتھ ادارہ اپنے تمام قارئین سے التماس کرتا ہے کہ حضرت مولانا کے لیے ایصال ثواب کرتے رہیں۔ اللہ ان کے صدقے ہماری بھی مغفرت فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الکریم

دوہرے داماد غنی عثمانؓ

☆مولانا محمد بلال جھنگوی

۲۴ ہجری یکم محرم الحرام ہفتہ کا دن تھا کہ جب امت مسلمہ کے ایک عظیم محسن اور حق و باطل کے درمیان فرق کرنے والے انسان کہ جس کے گزرنے سے شیطان رستہ چھوڑ دیتا تھا۔جس نے اونٹ کی نکیل پکڑ کے غلام کوسوار کر کے عدل وانصاف کی عظیم مثال تاریخ کے سینے پر رقم کی۔جس کا نام سن کے قیصر وکسریٰ لرزہ براندام ہوتے تھے اس دنیا سے داعی حق کی طرف لبیک کہتا ہوا جام شہادت نوش کرتا ہے تو اس کی مسند پر ایک ایسی شخصیت جلوہ گر ہوتی ہے کہ شرم وحیاء میں اپنی مثال آپ تھی اور جس کے حیاء کو دیکھ کر صاحبِ حیا ﷺ یوں فرماتے ہیں: ''میں اس سے حیاء کیوں نہ کروں جس سے تمام فرشتے بھی حیاء کرتے ہیں۔'' [1]

آپ سخاوت کا سمندر کہ جس کی سخاوت کو دیکھ کر سرچشمہ سخاوت بھی یوں گویا ہوئے

''ماضر عثمان ماعمل بعد الیوم.'' [2]

کہ آج کے بعد عثمان جو بھی عمل کرے گا وہ عمل اس کو کوئی نقصان نہیں دے گا۔یہ وہ شخصیت ہیں کہ جن کے ''حرم'' کے اندر خاتم الانبیاء ﷺ کی لخت جگر سیدہ رقیہؓ اور سیدہ ام کلثومؓ آئیں۔آپ ''ذوالنورین'' کے لقب سے سرفراز ہوئے۔حبشہ اور مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کرنے کی وجہ سے ''ذوالہجرتین'' کے لقب سے آپ کو پکارا گیا۔

آپ کی خاطر رسول خدا ﷺ اور جانثاران پیغمبر ﷺ نے ایک درخت کے نیچے بیٹھ کے یہ عہد کیا کہ جب تک عثمانؓ کا بدلہ نہیں لیں گے،واپس نہیں جائیں گے۔یہ بیعت آپ کے خون کا بدلہ لینے کے لیے خاتم الانبیاء ﷺ کے ہاتھ پر ہوئی اور رحمۃ العالمین ﷺ نے اپنے ہاتھ کو عثمانؓ کا ہاتھ قرار دے کر آپؓ کی عظمت وفضیلت کو چار چاند لگا دیے......بیعت علی الجہاد ہو یا بیعت تصوف جس کو ''احسان'' یا ''تزکیہ'' کہتے ہیں دونوں قرآن وحدیث کی روشنی میں ثابت ہیں......بیعت علی الجہاد پر تو اس اوپر والے واقعہ میں آپ ﷺ کا اور صحابہ کرام کا عمل موجود ہے۔بیعت تصوف پر ہم ایک آیت اور ایک حدیث

---

[1] مسلم: ج ۲؛ ص ۲۷۷   [2] معارف الحدیث ج: ۸ ص ۲۲۱

مبارکہ پیش کرتے ہیں تاکہ وہ لوگ جو دن رات قرآن وحدیث کا نام لے کرامت مسلمہ میں تصوف کو شرک وبدعت کہتے ہیں ان پر یہ بات عیاں ہوجائے کہ تصوف قرآن وحدیث کے مطابق ہے نہ کہ مخالف۔ چنانچہ قرآن کریم میں اللہ رب العزت فرماتے ہیں: ''**یاایھاالنبی اذاجاء ک المومنات یبایعنک علیٰ ان لایشرکن باللّٰہ شیأولایسرقن ولایزنین ولایقتلن اولادھن ولا یأتین ببتھان یفترینہ بین ایدیھن وارجلھن ولایعصینک فی معروف فبایعھن واستغفرلھن اللہ ان اللہ غفور رحیمo** (1)

ترجمہ: اے نبی ﷺ! جب آپ کے پاس مومن عورتیں آئیں تو آپ ﷺ ان کو بیعت کریں کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کریں گی، چوری نہیں کریں گی، زنا نہیں کریں گی، اپنی اولادوں کو قتل نہیں کریں، بہتان تراشی نہیں کریں گی اور نیک کاموں میں نافرمانی نہیں کریں گی۔ پس آپ انہیں بیعت کریں ان کے لیے اللہ سے مغفرت مانگیں بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے

حدیث مبارک میں ہے:

''**عن عبادۃ بن الصامت قال؛ قال رسول اللہ ﷺ وحولہ عصابۃ من اصحابہ بایعونی علی ان لاتشرکوابااللہ و لا تسرقواولاتزنواولاتقتلوااولادکم ولاتأتوابتھان تفترونہ بین ایدیکم وارجلکم ولاتعصوافی معروف.**'' (2)

ترجمہ: ''حضرت عبادہ بن صامتؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے اردگرد صحابہ کرامؓ بیٹھے ہوئے تھے آپ ﷺ نے فرمایا: ''مجھ سے بیعت کرو کہ تم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کروگے، چوری نہیں کروگے، زنا نہیں کروگے، اپنی اولاد کو قتل نہیں کروگے اور نہ کسی پر بہتان لگاؤگے۔''

معلوم ہوا کسی متبع شریعت کے ہاتھ پر بیعت کرنا شرک نہیں ہے بلکہ اعمال صالحہ پر بیعت کی صورت میں عہد لینا قرآن وحدیث سے ثابت ہے۔ اگر صحابہ کرامؓ کے لیے حضور ﷺ نے بیعت کو ''اہم'' قرار دیا ہے تو دوسرے لوگوں کے لیے تو بطریق اولی اہم تر ہے۔

قارئین کرام:

آپ کو معلوم ہوگیا ہوگا کہ صحابہ کرامؓ کا طریقہ بیعت کیا تھا اور آپ ﷺ نے صحابہ کرام کو

(1) پارہ 28 سورۃ الممتحنہ آیت 12
(2) بخاری ج ۲ ص ۲۷

بیعت بھی فرمایا کیا اس کے بعد بھی کسی نام نہاد ''اہلحدیث'' کے لیے یہ کہنے کی گنجائش باقی رہتی ہے کہ یہ عمل حضور سے ثابت نہیں اور یہ بیعت کرنا شرک ہے!! اس کے لیے ہم ایک حوالہ قارئین کی خدمت میں پیش کرتے ہیں کہ ان کے بڑے تو تصوف کے قائل ہیں بلکہ خود لوگوں کو بیعت کرتے بھی تھے۔ چنانچہ شیخ الکل فی الکل میاں نذیر حسین دہلوی (غیر مقلد) کے شاگرد مولانا فضل حسین بہاری ان کے تذکرہ میں لکھتے ہیں:

''آپ کے یہاں بیعت کی تمام قسمیں رائج تھیں سوائے بیعت الخلافۃ (کیونکہ صحابہ کے قول و عمل تو ان کے نزدیک حجت نہیں اور خلافت ہوتی ہی وہ ہے جو خلفاء راشدین کے طرز و طریقہ پر ہو اور ان کے نزدیک تو خلافت تو دور کی بات خلفاء کا تذکرہ کرنا بھی بدعت ہے۔ [1] اور بیعت الجہاد کے (کیونکہ آپ انگریز کے وفاداروں میں سے تھے انگریز کے ساتھ جہاد کو حرام سمجھتے تھے اسی لیے برطانوی حکومت نے آپ کو ''شمس العلماء'' کے خطاب سے نوازا تھا۔)

۱۸۵۷ء کے انقلاب میں جب بعض علماء نے انگریزوں سے جہاد کے واجب ہونے کا فتوی دیا تو آپ نے اس فتوی پر دستخط نہیں کیے تھے۔ [2] بیعت ثبات فی القتال اور بیعت ہجرت کے۔ نیز مریدین کو ان کے حسب حال بیعت فرماتے تھے۔ [3] تو قارئین! بیعت جہاد ہو یا تصوف۔ دونوں نبی کریم ﷺ سے ثابت ہیں۔ لیکن جن لوگوں کے دلوں میں ہی ٹیڑھا پن ہو وہ کہاں چاہیں گے کہ ہمارے قلوب کا کوئی ''تزکیہ'' کرے اور ہم نبی ﷺ کی سنت اور صحابہ کرامؓ کی سنت خصوصاً خلفاء راشدینؓ کی سنت کے مطابق زندگی گزاریں۔ جب کہ قرآن و حدیث پر عمل کرنے کے بلند بانگ دعوے ان کی عملی زندگی میں نہیں ہیں۔

آمدم بر سر مطلب!

سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہ شخصیت ہیں کہ جن کو لسانِ نبوت سے بارہا جنت کی بشارت مل چکی ہے۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو خلافت کی بشارت خاتم الانبیاء ﷺ نے دی۔ آپ ﷺ نے ایک دن حضرت عثمانؓ کو مخاطب کر کے فرمایا: ''اے عثمان! امید ہے کہ اللہ تعالیٰ تم کو ایک خاص قمیص پہنائیں گے۔ اگر لوگ تم سے اس قمیص کو اتروانا چاہیں تو ان کے کہنے سے تم اس کو نہ اتارنا۔ [4]

---

[1] ہدیۃ المہدی ج:۱ ص ۱۱۰

[2] ملخص الحیاۃ بعد المماۃ صفحہ ۶۷

[3] الحیاۃ بعد الممات ص: ۱۴۵

[4] باب مناقب عثمان۔ ترمذی، ابن ماجہ

شارحین کا اس بات پر اتفاق ہے کہ حضور ﷺ کے ارشاد کا مطلب یہ تھا کہ اللہ آپ کو منصب خلافت پر فائز کرے گا۔ الغرض حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے دور خلافت میں قرآن مجید کو ایک لغت قریش پہ لکھوا کر امت مسلمہ پر ایک عظیم احسان فرمایا اور آپ کے دور خلافت میں طرابلس، الجزائر اور مراکش، اسپین، قبرص، بطرستان ۳۲ھ میں قسطنطنیہ ۳۳ھ میں مرورود، طالقان فاریاب اور جوز جان تک اسلام کا پرچم لہرانے لگا۔

آخر کار صادق الامین کی مبارک زبان سے نکلے ہوئے ان جملوں نے بھی پورا ہونا تھا کہ جس میں فرمایا: ''اے احد ٹھہر جا! کہ تم پہ ایک نبی ایک صدیق اور دو شہید کھڑے ہیں۔

شہادت:

شہادت کا المناک واقعہ مختصراً یہ تھا کہ کنانہ بن بشر نے پیشانی مبارک پر لوہے کی لٹھ اس زور سے ماری کی آپ پہلو کے بل گر پڑا یک شقی بدبخت نے آپ کے سینہ مبارک پر تلوار سے وار کیا جس سے شرم وحیاء کا یہ پیکر، ایثار وفیاضی کا بحر بیکراں ۱۸ ذوالحجہ کو جام شہادت پی گیا۔

ایک ریٹائرڈ فوجی کے سات سوالات کے جوابات

☆مولانا نور محمد تونسوی

سوال نمبر۱:

آپ فرماتے ہیں کہ کم علم لوگوں کو بس علماء کی پیروی کرنی چاہیے۔لیکن میری اُلجھن یہ ہے کہ کون سے فرقہ کے علماء کی؟ کیونکہ ہر فرقہ اپنے آپ کو ہی وہ واحد فرقہ سمجھتا ہے جو جنتی ہے باقی سب گمراہ اور جہنمی ہیں؟

جواب:

اصل جواب تحریر کرنے سے پہلے بطور تمہید کے یہ بات ذہن نشین فرمالیں کہ حضور اکرم ﷺ کے مبارک دور سے چلی آنے والی جماعت اہل السنۃ والجماعۃ کے نام سے موسوم ہے۔چنانچہ

”ماانا علیه اصحابی اور اصحابی کالنجوم بایهم اقتدتم اهتدیتهم اور علیکم بسنتی وسنة الخلفاء الراشدین المهدیین عضوا علیها بالنواجذ وغیرہ احادیث اس پر شاہد عدل ہیں۔اسی طرح قرآن پاک کی مندرجہ ذیل آیات اس کی مؤید ہیں(۱) **اٰمنوا کما اٰمن الناس (۲) فان اٰمنوا بمثل ما اٰمنتم به فقد اهتدوا (۳) والسابقون الاولون من المهاجرین والانصار والذین اتبعوهم باحسان رضی الله عنهم ورضوا عنه۔**

مندرجہ بالا آیات اور احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ سچی جماعت وہ ہے جو حضور اکرم ﷺ کے اسوۂ حسنہ کی پیروکار اور صحابہ کرام کی تابعدار ہو۔حضور اکرم ﷺ اور صحابہ کرامؓ کی پیروی کرنے والے صرف اور صرف اہل السنۃ والجماعۃ ہیں۔حتیٰ کہ اہل السنۃ والجماعۃ کا نام خود حضور اکرم ﷺ کا تجویز فرمایا ہوا ہے۔ایک روایت میں آتا ہے کہ جب حضور اکرم ﷺ سے پوچھا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے جو یہ فرمایا ہے قیامت کے دن کچھ چہرے سفید اور کچھ سیاہ ہوں گے تو یہ لوگ کون ہوں گے؟

تو آپ نے فرمایا:”سفید چہرے والے اہل السنۃ والجماعۃ ہوں گے اور سیاہ چہرے والے“ اہل بدعۃ“ ہوں گے۔“باقی رہا”والجماعۃ“ کا الحاق اس کی دلیل حضور اکرم ﷺ کا یہ ارشاد ہے جس میں

آپ نے یہ ارشاد فرمایا: **علیکم بالجماعة من شذ شذ فی النار** ۔تم پر جماعت لازم ہے جو شخص جماعت سے علیحدہ ہوا وہ جہنم میں جائے گا۔

صحابہ کرام حق کا معیار ہیں:

اس وقت روئے زمین پر اسلام کے نام لیوا جتنے فرقے ہیں ان میں سوائے اہل السنۃ والجماعۃ کے کوئی ایسا فرقہ نہیں جو اتباع صحابہؓ کا دعویٰ کرتا ہو اور عملاً صحابہ کرامؓ کی پیروی کرتا ہو۔ بعض فرقے صرف قرآن کا دعوی کرتے ہیں حدیث کو سرے سے مانتے ہی نہیں اور بعض فرقے قرآن اور حدیث کی اتباع کا دعویٰ کرتے ہیں وہ اتباع صحابہؓ کا انکار کرتے ہیں اور بعض فرقے وہ ہیں جو اتباع صحابہؓ کا دعویٰ تو کرتے ہیں لیکن عملاً صحابہ کرامؓ کی پیروی نہیں کرتے۔ ظاہر ہے جو صحابہ کرامؓ کی پیروی کا انکار کرتے ہیں یا عملا صحابہ کرام کی پیروی نہیں کرتے وہ اہل حق نہیں بن سکتے کیونکہ کتاب وسنت سے یہی ثابت ہے کہ حضور اکرم ﷺ کی پیروی کے ساتھ ساتھ صحابہ کرامؓ کو بھی عملاً رہبر و رہنما سمجھا جائے اور یہ چیز سوائے اہل السنۃ والجماعۃ کے کسی فرقے میں نہیں پائی جاتی۔ لہذا کتاب وسنت کی روشنی میں اہل السنۃ والجماعۃ ہی اہل حق ہیں کیونکہ یہ لوگ کتاب وسنت کے ساتھ ساتھ صحابہ کرامؓ کی عملاً پیروی کرتے ہیں۔

مذاہب اربعہ کوئی مذموم فرقے نہیں ہیں:

عہد اول سے جو چار مسلک تسلسل کے ساتھ چلے آ رہے ہیں: حنفی، مالکی، شافعی، حنبلی یہ چاروں مسلک اہل السنۃ والجماعۃ ہیں ان کو چار فرقے سمجھنا غلط فہمی اور حقائق سے آنکھیں چرانے کے مترادف ہے کیونکہ یہ چاروں مسلک قرآن وحدیث پر عمل کرنے والے اور اتباع صحابہ کرام سے سرشار ہیں۔ باقی رہا ان کا ”فروعی اور جزوی اختلاف“ تو یہ کوئی نقصان دِہ بات نہیں ہے کیونکہ یہ جزوی اور فروعی اختلاف خود احادیث میں موجود ہے۔ مثلاً: حضور اکرم ﷺ کے دو صحابہ کرام سفر پر تھے نماز کا وقت آ گیا اور جنگل میں وضو کا پانی نہ مل سکا ان دونوں حضرات نے تیمّم کر کے نماز پڑھ لی اور سفر جاری رکھا ابھی اسی نماز کا وقت باقی تھا کہ انہیں آگے جا کر پانی مل گیا۔

اب ان دونوں کی رائے میں اختلاف ہو گیا ایک نے کہا: ”اب پانی مل گیا ہے لہذا میں وضو کر کے نماز کو دہراتا ہوں۔“ دوسرے نے کہا: ”میں نے اللہ کے حکم کی تعمیل کی ہے پانی نہیں تھا میں نے تیمّم کر کے نماز پڑھ لی ہے لہذا مجھے نماز دہرانے کی ضرورت نہیں ہے۔“ اب ایک نے دہرائی اور

دوسرے نے نماز کا اعادہ نہیں کیا جب یہ مسئلہ حضور اکرم ﷺ کے سامنے پیش کیا گیا تو آپ ﷺ نے دوہرانے والے کو فرمایا: ''اللہ تعالیٰ آپ کو دوہرا اجر عطا فرمائیں گے۔'' اور جس نے نہیں دہرایا اسے فرمایا: ''تیری نماز اللہ کے ہاں قبول ہے۔'' تو اس حدیث پاک سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور اکرم ﷺ کے نزدیک اس جزوی اختلاف کے باوجود ان دونوں صحابہ کا عمل صحیح تھا اس قسم کی کئی مثالیں موجود ہیں۔ یقین جانیے ! اسی قسم کے اختلاف ائمہ اربعہ کا ہے اور ایسے اختلاف کو حدیث میں ''رحمت'' کہا گیا اس فقہی اختلاف کے ہوتے ہوئے ائمہ اربعہ اہل السنۃ والجماعۃ ہیں۔

ازالہ وہم:

علماء فرماتے ہیں آدمی آئمہ اربعہ میں سے جس کی چاہے تعین کے ساتھ پیروی کرے۔ کبھی کسی امام کا مسئلہ لے لینا کبھی کسی دوسرے کا اور یہ کہنا کہ سارے امام برحق ہیں لہذا کبھی کسی کا مسئلہ لے لیا کبھی کسی امام کا مسئلہ لے لیا یہ طریقہ غلط ہے۔ جیسے ملتان کے نشتر ہسپتال یا لاہور کے جناح ہسپتال کے ڈاکٹرز اپنے فن میں ماہر ہیں اور سند یافتہ ہیں لیکن ان کی مہارت کے باوجود کے لیے خیر اسی میں ہے کہ وہ کسی ایک کا علاج کرے۔ اگر کوئی مریض یوں کہتا ہے کہ جب سارے ڈاکٹر اپنے فن کے ماہر ہیں اور سند یافتہ ہیں تو میں تو سب سے علاج کرواؤں گا۔ ٹیبلٹ (گولیاں) ایک ڈاکٹر کی، انجکشن دوسرے کا، کیپسول تیسرے ڈاکٹر کے سیرپ چوتھے کی تو یہ طریقۂ علاج غلط ہے۔ کوئی ڈاکٹر بھی اس کو پسند نہیں کرے گا اور مریض کے لیے بھی طریقۂ علاج نقصان دہ ثابت ہوگا جس طرح مریض کے لیے فائدہ مند یہی ہے کہ تمام علاج کسی ایک ڈاکٹر کا کرے اسی طرح غیر مجتہد کے لیے یہی ہے کہ کسی ایک امام کی تقلید کریں۔ اس سے معلوم ہوا کہ ائمہ اربعہ کے اختلافات ایسے نہیں ہیں کہ ان کو علیحدہ علیحدہ ''فرقہ'' قرار دے دیا جائے بلکہ وہ سارے کے سارے اہل السنۃ والجماعۃ ہیں ان کو فرقہ نہیں کہنا چاہیے۔

سلاسل اربعہ بھی فرقہ نہیں ہیں:

تربیت وسلوک کے چار سلسلے: چشتیہ، قادریہ، نقشبندیہ، سہروردیہ؛ سب کے سب اہل السنۃ والجماعۃ ہیں ان کا اختلاف مریدین کی تربیت کے طریقوں کا اختلاف ہے جیسے قرآن پڑھانے والے اساتذہ کرام تعلیم قرآن کو آسان بنانے کے لیے اولاً بچے کو قاعدہ پڑھاتے ہیں۔ کوئی استاد صاحب ''نورانی قاعدہ'' پڑھاتا ہے کوئی ''بغدادی قاعدہ'' پڑھاتا ہے کوئی ''یسرنا القرآن'' پڑھاتا ہے کوئی اور

قاعدہ پڑھا دیتا ہے۔ مقصد سب کا قرآن پڑھانا ہوتا ہے اسی طرح مشائخ سلوک کا مقصد ایک ہے البتہ طریقے مختلف ہیں ان اختلاف طرق کی وجہ سے مشائخ سلوک کو فرقے کہنا کم فہمی کا نتیجہ ہے۔

فرقے کون ہیں؟

فرقے وہ ہیں جو اہل السنۃ والجماعۃ سے کٹ کر علیحدہ جماعتیں اور گروہ بنا رہے ہیں اور پہچان ان کی یہ ہے کہ وہ صحابہ کرامؓ کو معیار حق نہیں سمجھتے پس جو شخص صحابہ کرام کی پیروی میں قرآن وحدیث پر عمل کرتا ہے وہ فرقہ ساز نہیں بلکہ وہ اہل السنۃ والجماعۃ ہے جو صحابہ کرامؓ کو در حقیقت اپنا رہبر ورہنما سمجھتا ہے وہ اہل حق ہے اور صحابہ کرامؓ کی راہ کو چھوڑنے والا اہل باطل ہے۔ پس صحابہ کرامؓ حق کی پہچان اور حق کی کسوٹی ہیں کیونکہ کچھ فرقے سب صحابہ کرامؓ کو مانتے ہیں لیکن ان کی بات کو حجت اور معیار حق نہیں سمجھتے اور کچھ سرے سے صحابہ کرامؓ کو مانتے ہی نہیں۔

سوال نمبر۲:

احادیث کے بارے میں بھی ہر فرقہ کہتا ہے کہ اسی کی صحیح ہیں باقی سب مشکوک ہیں۔ تو اس مشکل کا کیا حل ہو سکتا ہے؟

جواب:

احادیث کی جانچ پڑتال کے جو اصول سلف صالحین نے قرآن وحدیث کو سامنے رکھ کر ترتیب دیے ہیں وہ سب کے مسلمہ ہیں جو فرقے اہل السنۃ والجماعۃ کے نظریات سے ہٹ چکے ہیں وہ زیادہ تر اصولی طور پر حدیثوں کو ضعیف نہیں بتاتے بلکہ وہ تاویلات سے اپنا کام چلاتے ہیں مثلاً کوئی صحیح حدیث ان کی خواہش نفس کے خلاف ہے تو وہ اس کی تاویل کر ڈالتے ہیں یا پھر فرقہ منکرین حدیث کا ہے جو خود حدیثوں کا انکار کرتا ہے اور ظاہر ہے کہ انکار حدیث سے آدمی صرف اور صرف قرآن پر چل کر نماز، روزہ، حج اور دیگر عبادات وغیرہ ادا نہیں کر سکتا کیونکہ ان کی ادائیگی کا طریقہ احادیث میں ہے لہذا یہ اُلجھن بھی کوئی اُلجھن نہیں ہے کہ ہر فرقہ اپنی حدیثوں کو صحیح کہتا ہے کیونکہ احادیث صحیحہ باالاتفاق صحیح ہیں البتہ بعض انکار کر دیتے ہیں اور بعض تاویل کر دیتے ہیں یا پھر اصولِ حدیث سے لاعلمی کی بنیاد پر خواہ مخواہ بغض وعناد کی وجہ سے صحیح حدیث کا انکار کر دیتے ہیں یا مشکوک کلمے کہہ دیتا ہے۔ معلوم ہوا احادیث صحیحہ کو

رد کرنے والا یا تو اصول حدیث سے بے خبر ہے یا محض بغض وعناد کی وجہ سے حدیثوں کو ''ضعیف'' کہتا ہے یا پھر وہ ''منکرِ حدیث'' ہے اور خواہ مخواہ کے بہانے ڈھونڈ کر احادیث مبارکہ کو رد کرنا چاہتا ہے۔

سوال نمبر ۳:

حنفی حضرات کا مثال کے طور پر ایک مسئلہ یہ ہے کہ امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ نہیں پڑھنی چاہیے یہ مسئلہ حضرت امام صاحب کے زمانے میں تو ٹھیک ہوگا کیونکہ اس وقت غالبا اتنے فرقے نہیں ہوتے ہوں گے اب میری مشکل یہ ہے کہ میں کسی کے پیچھے نماز پڑھتا ہوں تو اگر وہ گمراہ اور جہنمی فرقہ سے ہوگا تو خود انہی کے فتوؤں کے مطابق میری نماز تو ہوگی ہی نہیں اور اپنی نماز یعنی سورۃ فاتحہ میں نے پڑھی ہی نہیں ہوگی تو آپ اس مشکل کا کیا حل تجویز فرماتے ہیں؟

جواب:

سائل کا یہ سوال اس مفروضہ پر مبنی ہے کہ ائمہ اربعہ اور ان کے پیروکار چار مختلف فرقے ہیں۔ حالانکہ یہ بنیاد ہی غلط ہے ہم نے سوال اول کے جواب میں واضح کر دیا ہے کہ ائمہ اربعہ اور ان کے پیروکار ہم عقیدہ ہونے کی وجہ سے سب کے سب اہل السنۃ والجماعۃ ہیں ان کا فقہی اختلاف مذموم نہیں بلکہ رحمت ہے اور سائل کو معلوم ہونا چاہیے کہ کسی امام اور اس کے کسی پیروکار نے یہ فتوی نہیں دیا کہ امام کے پیچھے فاتحہ پڑھنے یا نہ پڑھنے کی وجہ سے نماز باطل ہو جاتی ہے بلکہ بالاتفاق سب کا یہ فیصلہ ہے کہ حنفیہ، شافعیہ، مالکیہ اور حنبلیہ کا طریقہائے نماز درست ہیں۔ یہی وجہ ہے پاک و ہند کے حجاج کرام حرمین شریفین میں حنبلیوں کے پیچھے نمازیں ادا کرتے ہیں اور جب حرمین شریفین میں حنفیوں کی حکومت تھی تو شافعی، مالکی، حنفی اور حنبلی سب حنفی امام کے پیچھے نماز پڑھتے تھے۔

اگر اس قسم کا کوئی مسئلہ ہوتا تو یہ حضرات ایک دوسرے کے پیچھے نمازیں نہ پڑھتے۔ ہاں! ایسا فتویٰ دینے والے تو غیر مقلد ہیں۔ جو صحابہ کرام کو معیار حق نہ ماننے کی وجہ سے ایک گمراہ فرقہ ہیں اور ان کے یہ کہنے سے کہ امام کے پیچھے فاتحہ کے بغیر نماز نہیں ہوتی اہل حق کی صحت پر کسی قسم کا کوئی اثر نہیں پڑتا کیونکہ وہ تو خود ایک غلط راستے پر چلنے والے ہیں اور ہم یہ بات بھی واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ جو صاحب حنفی بننا چاہتا ہے بے شک حنفی بنے اور اگر کسی دوسرے امام کی پیروی کرتا ہے تو بے شک حنبلی، شافعی مالکی بن جائے لیکن جس کی بھی پیروی کرنا چاہتا ہے ایک کا ہو کر رہے۔ یہ اتباع امام ہے اور جو شخص ایک مسئلہ

کسی کا، دوسرا کسی کا اور تیسرا کسی اور امام کا لیتا ہے تو یہ اتباع امام کے نام پر اتباعِ خواہش ہے جس کا فاسد اور باطل ہونا ہم نے ثابت کر دیا ہے لہذا سائل کو چاہیے جس امام کے پیچھے بھی نماز پڑھے اسے کوئی غلط کہے گا اگر سائل کی نماز اہل السنۃ والجماعۃ کے طریقہ پر ہے تو اس کی نماز صحیح ہے اور اگر سائل اہل السنۃ والجماعۃ کے طریقہ پر نہیں ہے نہ حنفی ہے نہ حنبلی ہے نہ مالکی ہے اور نہ ہی شافعی تو وہ امام کے پیچھے فاتحہ پڑھے یا نہ پڑھے اس کی نماز صحیح نہیں ہے کیونکہ وہ اہل السنۃ والجماعۃ سے کٹنے کی وجہ سے ایک ''فرقہ'' بن چکا ہے۔

سوال نمبر۴:

چاروں امام صاحبان سے پہلے جو مسلمان گذرے ہیں کیا وہ غلطی پر تھے اور راہ گم کر بیٹھے تھے؟

جواب:

ائمہ اربعہ سے جو پہلے دور کے مسلمان گزرے ہیں وہ دو قسم کے لوگ تھے ایک طبقہ مجتہدین کا دوسرا عوام الناس کا۔ اس دور کے عوام الناس اپنے دور کے ماہرین شریعت سے پوچھ پوچھ کر ان کی تقلید کر کے شریعت پر عمل کرتے تھے اور عموماً وہ اپنے ہی شہر کے کسی فقیہ مجتہد کی بات کا یقین کرتے تھے جیسا کہ ''اہل یمن'' حضرت معاذ بن جبلؓ کی تقلید شخصی کرتے تھے کیونکہ یمن میں مجتہد اور فقیہ یہی ایک معاذ بن جبلؓ تھے۔ اس طرح جس علاقے میں جس صحابہ کو بھیجا گیا وہاں کی عوام انہی صحابہ کرامؓ کی تقلید کرتی تھی۔ جب ائمہ اربعہ کا دور آیا تو ان فقہاء حضرات نے قرآن وسنت کو سامنے رکھا اور ان صحابہ کرامؓ کے تمام احکام، مسائل اور فتویٰ جات کو جمع کیا۔ تو ائمہ اربعہ کے پاس جو شریعت کا علم ہے وہ صحابہ کرامؓ کا روایت کردہ ہے۔ یہ بات غلط ہے کہ ائمہ کی تقلید سے صحابہ کی تقلید چھوٹ گئی بلکہ صحیح بات یہ ہے کہ ائمہ کی تقلید میں صحابہؓ کی تقلید ہے۔ اللہ کے نبی ﷺ کی پیروی میں اللہ کی اطاعت آ گئی۔ معلوم ہوا ائمہ اربعہ کی پیروی کرنے والا درحقیقت صحابہ کرامؓ رسول اللہ ﷺ اور اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کرنے والا ہے ائمہ کرام اور صحابہ کرامؓ کی راہوں کو مختلف راہیں سمجھنا سراسر غلط ہے۔

سائل سے ایک سوال:

قرآن مجید کی سات مختلف قرأتیں ہیں۔ یہ قرآن کے سات قاری یقیناً صحابہؓ کے دور کے

بعد آئے اور اگر آج کوئی شخص یہ سوال اٹھائے کہ تم بعد میں آنے والے قاریوں کے طرز پر قرآن پڑھتے ہو ہمیں بتاؤں ان قاریوں سے پہلے کے لوگ کسی طرز پر قرآن پڑھتے تھے۔تو یہ سوال اس لیے غلط ہے کہ ان سات قاریوں نے از خود قرأت نہیں بنائی بلکہ ان کی قرائتیں صحابہ کرام سے نقل کی ہوئی ہیں۔تو اللہ کی یہ حکمت ہے کہ امت کے لیے سہولت ہوگئی کہ چار اماموں نے شریعت کو مدون کر دیا اور سات قاریوں نے قرأت کو مدون کر دیا۔لہذا چار امام بھی ہمارے محسن ہیں اور سات قاری بھی۔ چار امام بھی قابل ملامت نہیں اور سات قاری بھی قابل ملامت نہیں بلکہ یہ سب ہمارے محسن ہیں۔

سوال نمبر۵:

اگر وہ راہ گم کر بیٹھے تھے تو بھی ڈیڑھ سو سال بعد تشریف لانے والے چاروں امام اپنے اختلافات کے باوجود صحیح کیسے ہو سکتے ہیں؟ یا کیا ان میں سے کسی نے کہا تھا کہ میری پیروی کرنی ہے؟

جواب:

سائل کو علم نہیں ہے اس لیے کہتا ہے کہ چاروں امام ڈیڑھ سو سال کے بعد آئے حقیقت یہ ہے کہ سیدنا امام ابوحنیفہؒ کی تاریخ پیدائش سن ۸۰ ھجری ہے۔حضور اکرم ﷺ کی وفات سن ۱۰ ہجری میں ہوئی اس حساب سے امام صاحبؒ کی پیدائش حضور اکرم ﷺ کی وفات کے ستر 70 سال بعد ہوئی اور امام مالک بھی امام ابوحنیفہؒ کے ہم زمان ہیں ستر 70 سال کے فاصلے کو ڈیڑھ سو سال بتانا کم از کم کسی عقلمند کہلانے والے کے لیے قطعا مناسب نہیں سائل کا یہ کہنا کہ: ''اگر وہ راہ گم کر بیٹھے تھے'' ایک غلط مفروضہ ہے۔کیونکہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''میری امت کبھی گمراہی پر متفق نہ ہوگی۔''

جب کہ ائمہ اربعہ کی حقانیت پر پوری امت متفق ہے اور جو شخص پوری امت کو گمراہ کہتا ہے وہ خود گمراہ اور یتبع **غیر سبیل المومنین** کا مصداق ہے۔ائمہ اربعہ کی حقانیت پر سلف صالحین کا اجماع ہے اور اجماع کا منکر خود گمراہ ہے

باقی رہا سائل کا یہ کہنا کہ ''کیا انہوں نے کہا تھا ہماری پیروی کرنا۔'' تو جواباً عرض ہے کہ اگر یہ بات ثابت نہ بھی ہو کہ انہوں نے اپنی پیروی کا حکم دیا تھا تو گذارش ہے کہ ایسے لوگوں کی پیروی کا حکم تو خود اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے دیا ہے۔اللہ تعالی ارشاد فرماتے ہیں۔

۱: **فاسئلو اھل الذکر ان کنتم لاتعلمون** ۲: **واتبع سبیل من اناب الیّ**

۳: اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم

تو اس قسم کی درجنوں آیات ہیں اور بے شمار روایات ہیں جن میں عوام الناس کو علماء وفقہاء کی پیروی کا حکم دیا گیا ہے اور یہی طریقہ عہد اول سے رائج ہے جس پر آج تک کسی نے نکیر نہیں کی لہذا سلف صالحین کے اس طریقہ کے خلاف جو راستہ اختیار کرتا ہے وہ یتبع غیر سبیل المومنین کا مصداق ہے جب اللہ تعالیٰ نے اور اللہ کے نبی ﷺ نے اہل علم کی پیروی کا حکم دیا ہے تو کسی امام کے کہنے کی ضرورت باقی نہیں رہتی تاہم امام ابوحنیفہؒ کا ایک مقولہ عام لوگوں میں مشہور ہے جو آپ نے اپنے درجہ اجتہاد پر پہنچنے والے شاگردوں کو فرمایا تھا کہ اگر میری بات کتاب وسنت کے خلاف ہو تو اسے دیوار پر مارو۔ ظاہر ہے کہ وہ فرما رہے ہیں جو بات کتاب وسنت کے مطابق ہو اسے مانو۔ البتہ اس بات کا مطلب یہ ہے کہ امام صاحب اپنے مجتہدین شاگردوں کو فرما رہے ہیں جن میں البتہ اتنی صلاحیت ضرور ہو جو امام صاحب کی بات کو پرکھ سکیں، جانچ سکیں۔ یہ عام آدمی کی صلاحیت سے دور ہے عام آدمی کے بس کا روگ نہیں اور نہ ہی عام آدمی اس کے مخاطب ہیں کیا ہم سائل سے سوال کر سکتے ہیں کہ جس امام کی قرأت پر تُم قرآن کی تلاوت کرتے ہو اس امام نے کہا تھا کہ میری قرأت پر تلاوت کرنا۔

سوال نمبر ۶:

کیا خدا تعالیٰ نے کسی امام یا کسی حدیث شریف کی کتاب کی پیروی کا حکم دیا ہے؟ سوائے قرآن پاک کے؟ (یہاں تک تو ٹھیک ہے کہ غیر متنازعہ امور میں دوسرے مومنین کی پیروی کرنی چاہئے اور محض خود غرضی نمایاں پن طاقت اور مال دولت کی خاطر دین میں تنازعے کھڑے نہیں کرنے چاہیں؟

جواب:

جی ہاں! اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں بہت سے مقالات پر عامۃ المسلمین کو اہل علم کی پیروی کا حکم دیا ہے۔

آیت: فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لاتعلمون o

ترجمہ: سو اگر تم کو معلوم نہ ہو تو اہل علم سے دریافت کر لو۔ [1]

اس آیت میں یہ اصولی ہدایت دے دی گئی ہے کہ جو لوگ کسی علم وفن کے ماہر نہ ہوں انہیں

[1] النحل ۴۳: الانبیاء ۷

چاہیے کہ وہ اس علم وفن کے ماہرین سے پوچھ پوچھ کر عمل کیا کریں اور یہی کسی امام اور اہل علم کی ''پیروی'' کرنا کہلاتا ہے۔

آیت: **یاایھاالذین اٰمنوااطیعو اللہ و ااطیعو الرسول و اولی الامر منکم.**

ترجمہ: اے ایمان والو! تم اللہ کا کہنا مانو اور تم میں جو لوگ ''اولوالامر'' ہیں ان کی اطاعت کرو۔ اولو الامر کی تفسیر میں بعض حضرات نے تو یہ فرمایا کہ اس سے مراد مسلمان حکام ہیں اور بعض حضرات نے فرمایا ہے کہ اس سے فقہاء مراد ہیں یہ دوسری تفسیر حضرت جابر بن عبداللہؓ، حضرت عبداللہ بن عباسؓ حضرت مجاہدؒ حضرت عطاء بن ابی رباخ حضرت عطاء بن السائبؒ، حضرت حسن بصریؒ، حضرت ابوالعالیہؒ اور دوسرے بہت سے مفسرین سے منقول ہے خود علامہ رازیؒ نے اسی تفسیر کو متعدد دلائل کے ذریعے ترجیح دیتے ہوئے لکھا ہے: ''اس آیت میں لفظ اولو الامر سے علماء مراد لینا اولی (بہتر) ہے اور امام ابوبکر جصاصؒ فرماتے ہیں کہ دونوں تفسیروں میں کوئی تعارض اور تضاد نہیں بلکہ دونوں مراد ہیں اور مطلب یہ ہے کہ حکام کی اطاعت سیاسی معاملات میں کی جائے اور علماء وفقہاء کی مسائل شریعت میں اور علامہ ابن قیمؒ فرماتے ہیں کہ امراء کی اطاعت کا نتیجہ بھی بالآخر علماء ہی کی اطاعت ہے کیونکہ امراء بھی شرعی معاملات میں علماء کی اطاعت کے پابند ہیں۔

آیت: **فلولانفرمن کل فرقۃ منھم طائفۃ لیتفقھوافی الدین ولینذرواقومھم اذارجعواالیھم لعلھم یحذرونo** [1]

ترجمہ: پس کیوں نہ نکل پڑا ان کی ہر بڑی جماعت میں سے ایک گروہ۔ تاکہ یہ لوگ دین میں تفقہ حاصل کریں اور تاکہ واپس لوٹنے کے بعد اپنی قوم کو ہوشیار کریں۔ شاید کہ وہ لوگ اللہ کی نافرمانی سے بچیں۔

اس آیت میں اس بات کی تاکید کی گئی ہے کہ ان میں ایک جماعت ایک ایسی ہونی چاہیے جو شب و روز تفقہ دین سیکھیں اور دین کی سمجھ حاصل کرنے کے لیے خود کو وقف کردے اور اپنا اوڑھنا بچھونا علم کو بنالے۔ تاکہ یہ جماعت ان لوگوں کو احکام شریعت بتلائے جو اپنے آپ کو تحصیل علم کے لیے فارغ نہیں کرسکے۔ لہذا اس آیت نے علم کے لیے مخصوص ہوجانے والی جماعت پر یہ لازم کیا ہے کہ وہ دوسروں کو احکام شریعت سے باخبر کرے اور دوسروں کے لیے اس بات کو ضروری قرار دیا ہے کہ وہ ان کے بتلائے

---

[1] التوبۃ ۱۲۳

ہوئے احکام پر عمل کریں اس طرح اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے محفوظ رہیں نیز قرآن مجید میں جابجا اطیعوا الرسول کا حکم دیا گیا ہے جس میں صاف لفظوں میں حضور اکرم ﷺ کی پیروی اور اطاعت کا حکم دیا گیا ہے اور ظاہر ہے کہ آپ کی اطاعت آپ کی باتوں پر عمل کرنے سے ہوگی اور آپ ﷺ کے قول و فعل ہی کو حدیث کہتے ہیں تو معلوم ہوا اطیعوا الرسول کا حکم دے کر حدیث رسول اللہ ﷺ کی پیروی کا حکم دیا گیا ہے البتہ سائل کا یہ سوال کرنا کہ ''حدیث کی کسی کتاب کی پیروی کا حکم مضحکہ خیز ہے۔''

باقی سائل کا یہ کہنا کہ غیر متنازعہ امور میں دوسرے مومنین کی پیروی کرنی چاہیے بھی مضحکہ خیز ہے کیونکہ جو امور غیر متنازعہ فیہ ہیں وہاں تو براہ راست کتاب وسنت کی پیروی ہوگی وہاں دوسرے مومنین کی پیروی کا کیا مطلب پیروی تو دوسرے مومنین کی ہوتی ہی ان امور میں جو ائمہ مجتہدین کے درمیان مختلف فیہ ہوتے ہیں چنانچہ ایسے امور میں مقلدین حضرات اپنے امام اور پیشوا کی رائے کو ترجیح دیتے ہیں ہاں! سائل کا یہ کہنا کہ ''محض خود غرضی نمایاں پن طاقت اور مال و دولت کی خاطر دین میں تنازعے کھڑے نہیں کرنے چاہیں۔'' الحمدللہ! ہمارے فقہائے عظام اس قسم کی گھٹیاں باتوں سے مبرا ہیں کیونکہ یہ تو گمراہ فرقوں کا وطیرہ ہے اہل السنۃ والجماعۃ کے لوگوں میں بغض عناد نہیں ہیں۔

سوال نمبر ۷:

اگر کسی بھی فرقے کے عالم کی پیروی کرلیں سب ٹھیک ہے تو پھر سب فرقے ایک دوسرے کو گمراہ اور جہنمی کیوں سمجھتے ہیں؟ بلکہ پھر فرقے بنانے اور قائم رکھنے کی ضرورت ہی کیوں باقی رہ جاتی ہے؟

جواب:

اہل السنۃ والجماعۃ کے جتنے مکتب فکر ہیں چونکہ وہ عقائد کے لحاظ سے ایک ہیں اور معمولی اور ضروری اختلاف کی وجہ سے ایک دوسرے کو گمراہ اور غلط نہیں سمجھتے بلکہ ان کے مابین احترام کی فضا قائم ہے اگر سائل یہ سمجھتا ہے کہ شافعی، مالکی، حنفی اور حنبلی ایک دوسرے پر فتوے لگاتے ہیں تو یہ ان کی کم علمی کا نتیجہ ہے البتہ اہل السنۃ والجماعۃ سے کٹنے والے مذموم فرقے اپنی گمراہی کی وجہ سے اہل السنۃ والجماعۃ پر فتویٰ زنی کرتے ہیں اور ایسے گمراہ فرقوں کی بات کا کوئی اعتبار نہیں۔

ہاں! بعض فرقے اہل السنۃ والجماعۃ حنفی، شافعی، مالکی اور حنبلی ہونے کے باوجود اپنے بہت سے عقائد و نظریات میں اہل السنۃ والجماعۃ سے کٹ چکے ہیں اور ان کی پہچان یہ ہے کہ وہ اپنے مخصوص

نظریات کو جب ثابت کرنے بیٹھتے ہیں نہ تو صحابہ کرامؓ کی تائید پیش کرتے ہیں نہ ہی ائمہ مجتہدین کا استدلال پیش کرتے ہیں بلکہ سلف صالحین کے فہم کے برعکس براہِ راست آیات قرآنی سے استدلال کر کے اپنے نظریات منصوصہ کو بزعم خویش ثابت کرنے کی سعی ناتمام کرتے ہیں تو ایسے لوگ اہل السنۃ والجماعۃ کے دعوی کے باوجود درحقیقت اہل السنۃ والجماعۃ نہیں ہیں ایسے لوگوں کا نام ''اہل بدعت'' ہی موزوں ہے باقی یہ سوال کہ ''پھر فرقے بنانے اور قائم رکھنے کی ضرورت ہی کیوں باقی رہ جاتی ہے۔''

الحمدللہ! اہل السنۃ والجماعۃ شروع سے آج تک چلے آتے ہیں یہ سوال ان سے کریں جو نئے نئے فرقے بناتے ہیں اہل السنۃ والجماعۃ سے کٹتے ہیں اور علیحدہ ہو جاتے ہیں۔

کہاں گئے یہ لوگ؟

حضرت مولانا مظفر حسین کاندھلوی رحمہ اللہ کا شمار بھی اکابر دیوبند میں ہے، ان کے علم و فضل کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے کہ وہ حضرت شاہ محمد اسحاق رحمہ اللہ کے بلا واسطہ شاگرد اور حضرت شاہ عبدالغنی محدث دھلویؒ کے ہم سبق ہیں۔ وہ ایک مرتبہ کہیں تشریف لے جارہے تھے کہ راستے میں ایک بوڑھا ملا جو بوجھ لیے جارہا تھا، بوجھ زیادہ تھا وہ بمشکل چل رہا تھا، حضرت مولانا مظفر حسین رحمہ اللہ نے یہ حال دیکھا تو اس سے وہ بوجھ لے لیا اور جہاں وہ لے جانا چاہتا تھا وہاں پہنچا دیا۔ اس بوڑھے نے ان سے پوچھا ''اجی! تم کہاں رہتے ہو؟'' انہوں نے کہا: ''بھائی میں کاندھلہ میں رہتا ہوں۔'' اس نے کہا: ''وہاں مولوی مظفر حسین بڑے ولی ہیں'' اور یہ کہہ کر ان کی بڑی تعریفیں کیں، مگر مولانا نے فرمایا: ''اور تو اس میں کوئی بات نہیں'' ہاں نماز تو پڑھ لی ہے!'' اس نے کہا ''واہ میاں! تم ایسے بزرگ کو ایسا کہو؟'' مولانا نے فرمایا ''میں ٹھیک کہتا ہوں'' وہ بوڑھا ان کے سر ہو گیا، اتنے میں ایک اور شخص آ گیا جو مولانا کو جانتا تھا اس نے بوڑھے سے کہا ''بھلے مانس! مولوی مظفر حسین یہی ہیں۔'' اس پر وہ بوڑھا مولانا سے لپٹ کر رونے لگا۔

یہی شخصیات تھیں جن کے اخلاق سے متاثر ہو کر غیر مسلم بھی حلقہ بگوشِ اسلام ہو جاتے تھے۔

انتخاب: رانا رضوان، شیخوپورہ

ملفوظات اوکاڑوی رحؒ

☆مولانا محمد علی ڈیروی

حضرت اوکاڑوی نے فرمایا:

غیر مقلدین کے فتاویٰ ستاریہ ج ص ۱۴۰ میں لکھا ہے کہ ''انڈے کی قربانی جائز ہے۔'' نیز ان کے ہاں قربانی واجب نہیں بلکہ سنت ہے۔ اگر لشکر طیبہ، جماعۃ الدعوۃ والے قربانی کے لیے چندہ جمع کریں تو ان کے چندہ نہ دیا جائے کیونکہ یہ سنت سمجھ کر کریں گے جب کہ حنفیوں کے نزدیک سنت نہیں بلکہ قربانی واجب ہے۔ ان کو قربانی کی کھال بھی نہیں دینی چاہئے۔ ہاں! انڈے کی کھال اتار کر دے دی جائے کیونکہ ان کے نزدیک انڈے کی قربانی جائز ہے۔

حضرت اوکاڑویؒ نے فرمایا:

جمعیت اہل حدیث کے نزدیک قربانی کے چار دن ہیں۔ ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳ اور ان میں افضل چوتھا دن ہے کہ اس سے مردہ سنت زندہ ہوتی ہے جب کہ حضور اکرم ﷺ اور جماعت صحابہؓ کے نزدیک صرف تین دن ہیں۔ ۱۰، ۱۱، ۱۲ اور ان میں سے افضل پہلا دن ہے اور یہ نبی پاک ﷺ کی دائمی سنت ہے۔

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نہ کھاؤ (قربانی کا گوشت) سوائے تین دن کے۔'' آگے حضرت عائشہؓ نے وضاحت فرمائی کہ آپ کا یہ حکم لازمی نہ تھا بلکہ ترغیب تھی دوسروں کو گوشت کھلانے کی۔ [1]

حضرت اوکاڑویؒ نے فرمایا:

ہمارے غیر مقلد دوست کہا کرتے ہیں کہ ہماری نماز کا ہر ہر مسئلہ حدیث صحیح صریح متفق علیہ غیر معارض سے ثابت ہے جس میں قیاس اور اجتہاد کا کوئی دخل نہیں اس لیے وہ مندرجہ مسائل کی احادیث صحیحہ، صریحہ متفق علیھا، غیر معارضہ پیش فرمائیں۔

۱: تکبیر تحریمہ کا فرض ہونا۔ ۲: اکیلے نمازی اور مقتدی کا ہمیشہ تکبیر تحریمہ آہستہ کہنا۔

---

[1] بخاری شریف ج ۲ ص ۲۳۵، خطبات صفدر ج ۲ ص ۱۳۲، ۳۱۱

۳: نماز میں ثناء کا سنت مؤکدہ ہونا۔ ۴: امام کا ہمیشہ ثناء آہستہ پڑھنا جب کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے امام بن کر ثناء اونچی آواز سے پڑھی۔

۵: مقتدی کا ثناء ہمیشہ آہستہ پڑھنا۔ نسائی میں مقتدی کا حضور ﷺ کے پیچھے ثناء بلند آواز سے پڑھنا ثابت ہے۔ ۶: اکیلے نمازی کا ثناء ہمیشہ آہستہ آواز سے پڑھنا۔

۷: ثناء کے بعد تعوذ کی ترتیب۔ ۸: تعوذ کا سنت ہونا۔

۹: امام، مقتدی اور منفرد سب کا تعوذ آہستہ آواز سے پڑھنا۔

۱۰: تحریمہ کے وقت ہاتھ ہمیشہ کندھوں تک اٹھانا۔ ۱۱: قیام کا فرض ہونا صرف فرائض میں۔

۱۲: سنت ونفل میں قیام کا سنت ہونا۔ ۱۳: قیام میں ہمیشہ ہاتھ سینے پر باندھنا۔

۱۴: نوافل میں ہاتھ سینہ پر باندھنا (بیٹھنے کی حالت میں) ۱۵: تعوذ اور تسمیہ کی ترتیب۔

۱۶: بسم اللہ کا سنت مؤکدہ ہونا۔ ۱۷: اکیلے نمازی کا ہمیشہ تسمیہ آہستہ پڑھنا۔

۱۸: مقتدی کا ہمیشہ تسمیہ آہستہ پڑھنا۔ ۱۹: امام کا ہمیشہ تسمیہ بلند آواز سے پڑھنا۔

۲۰: سورہ فاتحہ کا اکیلے نمازی پر فرض ہونا۔ ۲۱: سورۃ فاتحہ کا مقتدی پر فرض ہونا۔

۲۲: سورۃ فاتحہ کا امام پر فرض ہونا۔ ۲۳: اکیلے نمازی کا سورۃ فاتحہ آہستہ پڑھنا۔

۲۴: بعض مقتدیوں کا فاتحہ امام کی فاتحہ سے پہلے پڑھنا۔ ۲۵: بعض مقتدیوں کا امام کی سورت کے ختم کے بعد فاتحہ پڑھنا۔ ۲۶: امام کا چھ رکعتوں میں فاتحہ بلند آواز سے پڑھنا۔

۲۷: فاتحہ کے بعد آمین کا سنت مؤکدہ ہونا۔ ۲۸: اکیلے نمازی کا ہمیشہ آہستہ آواز سے آمین کہنا۔ ۲۹: مقتدی کا ہمیشہ گیارہ رکعتوں میں آہستہ آمین کہنا۔

۳۰: جہری رکعتوں کو جو مقتدی امام کے بعد پورا کرے ان میں ہمیشہ آہستہ آمین کہنا۔

۳۱: جہری رکعتوں میں جو مقتدی امام کی سورۃ کے وقت ملے اس کا اپنی فاتحہ کے بعد آمین آہستہ کہنا۔

۳۲: جو مقتدی جہری رکعت میں امام کی فاتحہ کے آخر میں ملے اس کا اپنی فاتحہ کے درمیان اونچی آواز سے اور اپنی فاتحہ کے بعد آہستہ آواز سے آمین کہنا۔ ۳۳: امام کا گیارہ رکعتوں میں ہمیشہ آہستہ آمین کہنا۔

۳۴: آمین کے بعد اکیلے نمازی پر زائد قرآن کا نہ فرض ہونا نہ واجب ہونا بلکہ صرف سنت ہونا۔

۳۵: امام پر بھی سورۃ کا لازم نہ ہونا۔ ۳۶: مقتدی پر ہر نماز میں قرآن کی ۱۱۳ سورتوں میں

سے کچھ پڑھنا حرام ہونا۔ ۳۷: رکوع سے پہلے تکبیر کا سنت موکدہ ہونا۔
۳۸ تکبیر کب شروع کرے اور کہاں ختم کرے۔ ۳۹: رکوع سے پہلے ہمیشہ بغیر تکبیر کے رفع یدین کرنا۔
۴۰: اس تکبیر کا اکیلے اور مقتدی کا آہستہ کہنا۔ ۴۱: رکوع کا فرض ہونا۔

نوٹ:

آپ حضرات نے اگر ان سوالات کے جوابات احادیث صحیحہ، صریحہ، متفق علیھا، غیر معارضہ سے دے دیا تو ہم مان لیں گے کہ آپ کی نماز حدیث سے ثابت ہے، آپ سچے اہل حدیث ہیں۔

(تجلیات صفدر ج ۲ ص ۴۱۷، ۴۱۶)

امام نووی رحمہ اللہ

قدرت کے کرشمے دیکھئے کہ وہ ''نووی رحمہ اللہ'' جن کے ساتھ بستی ''نوا'' کے بچے کھیلنا پسند نہیں کرتے تھے اور وہ بچوں کی نفرین کی وجہ سے روتے اور بھاگتے تھے۔ صحیح مسلم کے ایسے عظیم شارح اور ساتویں صدی کے وہ جلیل القدر محدث بنے جو سالہا سال دارالحدیث اشرفیہ (شام) میں درس دیتے رہے اور جہاں شیخ تقی الدین سبکی اس تمنا میں جگہ جگہ سجدہ ریز ہوتے کہ شاید ان کی پیشانی ایسی جگہ پڑ جائے جہاں ''امام نووی'' کے قدم پڑے ہیں۔ اپنے علاقے سے دمشق آ کر مدرسہ ''رواحیہ'' میں پڑھنے لگے، تعلیم کے زمانہ میں محنت اور جدوجہد کا یہ عالم تھا کہ کہتے تھے دوسال تک پہلو کے بل زمین پر نہیں سویا، بیٹھے بیٹھے ہی کچھ آرام کر لیتا اور پھر مطالعہ میں مشغول ہو جاتا۔ روزانہ مختلف علوم کے بارہ اسباق نہ صرف پڑھتے بلکہ تشریح کیساتھ یاد بھی کرتے، زندگی کے مستعار لمحات کے تول تول کر خرچ کیا، آتے جاتے بھی وقت بچاتے اور راہ چلتے مطالعہ کرتے۔ کہ جہد طلب ہی سے بزم ہستی کی بنیاد ہے اور وہ موج فنا ہو جاتی ہے جس کو ساحل ملتا ہے۔

دن رات میں صرف ایک بار کھانا کھاتے، پھل فروٹ نہیں کھاتے، فرماتے تھے مجھے خوف رہتا ہے کہ پھلوں کے کھانے سے جسم میں رطوبت پیدا ہو جائے گی اور پھر نیند کا غلبہ علم اور مطالعہ میں مخل ہوگا۔ ان کی علمی مصروفیات نے ان کو شادی کا موقع بھی نہیں دیا، پوری عمر لکھنے پڑھنے میں مشغول رہے، لکھتے لکھتے جب قلم کا مسافر تھک جاتا تو قلم رکھ کر یہ شعر پڑھتے:

لئن کان هذا الدمع یجری صبابة

علی غیر سعدی فهو دمع مضیع

ترجمہ: ''اگر یہ آنسو سعدی کے عشق کے علاوہ کسی اور سبب سے بہہ گئے تو سمجھ لیجئے کہ وہ آنسو ضائع ہو گئے۔''

۶۷۶ھ میں آپ کی وفات ہوئی۔ بعد میں اندازہ لگایا گیا تو چار کاپیاں روزانہ کے حساب سے تالیفی رفتار رہی۔

ماخوذ از: متاع وقت اور کاروان علم

احتساب

شیطان کے ولی خنگر

☆مولانا محمد رضوان عزیز

ہوا کے دوش پہ اڑنے والا برگ خزاں رسیدہ اپنے مستقبل سے لاعلم ہوتا ہے کہ کسی کے گھر کے آنگن میں گرے گا یا کوڑا کرکٹ کا ڈھیر اس کا مسکن ٹھہرے گا بعینہ اسی طرح اپنے مرکز اور اسلاف سے کٹا ہوا ''فرقہ اہل حدیث'' بھی وہ اونٹ ہے جس کا آخر تک پتہ نہیں چلتا کہ کس کروٹ بیٹھے گا۔ اگر کسی کی تعریف پر آئے تو زمین آسمان کے قلابے ملا دیتا ہے اور مذمت پر آئے تو اسے پاتال میں پہنچا کر بھی مطمئن نہیں ہوتا غیر مقلدین کا یہ دوُرخا ذوق تحقیق کسی بھی شخصیت یا کسی بھی شرعی مسئلے پر کبھی کوئی حتمی فیصلہ نہ کر سکا۔ الاّ قلیل۔ مثلاً امام بخاری کے قصیدے پڑھ کر اپنے پیٹ پالنے والا یہ فرقہ جس کے مسلک کا دارومدار ہی ''بخاری'' کی چند ایک احادیث کی غلط تشریح کرنے پر ہے۔ جب اپنے تحقیق کے نشتر سے اسلاف کی تحقیقات کا پوسٹ مارٹم کرتے امام بخاری تک پہنچا تو اپنے اُس محسن کی بھی پگڑی اُچھال دی۔ گمراہی کی دلدل میں پھنسا ضلالت کے اندھیروں میں ڈوبا ''حق کی تلاش'' میں سرگرداں اس فرقے کے ایک فرد نے ایک کتاب بنام ''تلاشِ حق'' لکھی۔

چونکہ تا حال یہ فرقہ حق سے محروم ہے اور ''تلاش گمشدہ'' کے بینر زاٹھائے اس کے محققین صبح و شام ''تلاش حق'' میں اپنی توانائیاں صرف کر رہے ہیں مگر حق ہے کہ ان کے لیے عنقا ہوتا جا رہا ہے، اس کی وجہ پھر کبھی سہی۔ سرِ دست امام بخاریؒ کی بے قدری یا دوسرے لفظوں میں امامِ بخاری کے بارے میں غیر مقلدین کے ایک فیصلے پر مطلع کرنا مقصود ہے۔ کہ احادیث بخاری کو بطور ڈھال استعمال کرنے والوں کے امام بخاریؒ کے بارے میں کیا نظریات ہیں؟؟؟

دیکھنے والے ہوش میں رہنا سب دھوکہ ہی دھوکہ ہے
ملبوس بڑے بدصورت ہیں لباس بڑے بھڑ کیلے ہیں

تلاش حق نامی کتاب مؤلفہ ''ارشاد اللہ مان'' جو کہ فرقہ اہل حدیث کے ''ولی خنگر'' مبشر احمد ربانی کی نظر ثانی شدہ ہے......نظر ثانی کا مطلب ہے کہ نظرِ اول جسے بصیرت کہتے ہیں اس سے ربانی

صاحب چونکہ محروم ہیں اس لیے نظر ثانی یعنی ظاہری بصارت سے ہی کام چلاتے ہیں......

اس کتاب کے ص 655 پر ''نبی ﷺ کا خواب میں آنا'' نامی باب قائم کیا اور خواب میں آپ ﷺ کی زیارت کے ہونے کے مختلف طریقوں سے مذاق اڑانے کے بعد لکھتا ہے: ''اس خواب کے عقیدہ کا اگر قرآن کی روشنی میں جائزہ لیا جائے تو معلوم ہوگا کہ اس عقیدہ کی عمارت بغیر بنیاد کے قائم ہے یہ عقیدہ تو آیات قرآنی کا صریح کفر کرتا ہے۔'' (1)

یہ تو وہ فتویٰ یہ ہے جس نے ائمہ اسلاف کو اپنی تکفیری مشین کی لپیٹ میں دے دیا اور امیر المؤمنین فی الحدیث امام بخاریؒ بھی اس صریح کفریہ عقیدہ کے ہمنوا نکلے کیونکہ امام بخاریؒ با قاعدہ خواب میں آپ ﷺ کی زیارت کا باب قائم کیا ''**کتاب التعبیر باب من رایٔ النبی ﷺ فی المنام**'' میں آپ ﷺ کا فرمان مبارک ذکر کرتے ہیں:

''**ان ابا ھریرہ قال سمعت النبی ﷺ یقول من رانی فی المنام فسیرانی فی الیقظۃ ولایتمثل الشیطان بی۔**'' (2)

آپ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے مجھے نیند (خواب) میں دیکھا عنقریب وہ بیداری میں بھی میری زیارت کرے گا اور شیطان میری شکل میں نہیں آ سکتا۔''

اگر امام بخاری اس حدیث کو نقل کرنے پر اکتفاء کرتے تو کج فطرتی کے ہاتھوں مجبور زبیر علی زئی اور مبشر ربانی شاید دور از کار تاویلات فاسدہ کر لیتے جیسا کہ بیسیوں مسائل میں تاویلات و تحریفات انہوں نے کی ہیں (**کما لا یخفٰی علیٰ اھل العلم**) مگر امامِ صاحب نے اپنی بخاری شریف کے اسباب تالیف میں سے تیسرا سبب بھی آپ ﷺ کی زیارت کرنے کو بتایا ہے۔ امام صاحب فرماتے ہیں:

''**وثالثاً مارای فی المنام...... رایت النبی ﷺ کانی واقف بین یدیہ و بیدی مروحۃ اذب بھا عنہ''فظھر من تعبیرہ انہ یذب عنہ ﷺ الکذب.**'' امام بخاریؒ فرماتے ہیں: ''میں نے خواب میں نبی کریم ﷺ کو دیکھا کہ میں آپ ﷺ کے سامنے کھڑا ہوں اور میرے ہاتھ میں پنکھا ہے جس سے آپ ﷺ سے مکھیوں کو ہٹا رہا ہوں۔''

اب غیر مقلدین کے نزدیک خواب میں زیارت آیاتِ قرآنیہ کا صریح کفر ہے تو امام بخاری

---

(1) تلاش حق 655

(2) بخاری شریف رقم الحدیث ۶۹۹۳

(معاذ اللہ) صریح کافر ہوئے یہ غیر مقلدین کا وہ خطرناک فیصلہ ہے جو انھوں نے امام محمد بن اسماعیل البخاری کے بارے میں صادر فرمایا ہے کہ ان کو خواب میں آپ ﷺ کی زیارت کرنے کے جُرم میں صریح آیات قرآنیہ کا کافر قرار دیا۔

جناب معاون محقق نے مقدمہ میں لکھا ہے کہ ’’قرآن وسنت کے بکھرے ہوئے پھولوں کو ایک گلستان میں جمع کر دیا ہے...... نیز یہ جویانِ حق وصداقت اور گم گشتگان راہ کے لیے مینارۂ نور ہے۔‘‘

(ابوالحسن مبشر ربانی مقدمہ تلاش حق ص۴۰)

بخاری، بخاری کا ڈھنڈورا پیٹنے والے کس طرح امام بخاری کو دبے لفظوں میں قرآن کا منکر اور جھوٹے عقیدہ والا قرار دے رہے ہیں۔ جن کا نام لے کر نذرانے بٹورتے ہو ان کے ساتھ تمہارا یہی سلوک ہے اور کیا بخاری پر ایسے اعتماد ہوتا ہے!!!

جن کے سینوں میں تھے دل پتھر کے تانبے کے دماغ
ہم انہیں لوگوں کو احساس زیاں تک لے گئے

تحفہ اور رشوت

مسلمانوں کے مشہور ومعزز خلیفہ عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے ایک بار سیب کھانے کی خواہش ظاہر کی، ان کی خواہش ان کے ایک عزیز کو بھی معلوم ہوگئی، اس نے ایک سیب تحفہ میں بھیج دیا۔

اُس کا آدمی تحفہ لے کر پہنچا تو حضرت عمر بن عبدالعزیز نے کہا ’’جاؤ! کہہ دو آپ کا تحفہ پسند خاطر نہیں‘‘ آنے والے نے عرض کیا امیر المؤمنین یہ تو گھر کی چیز ہے اسے قبول فرمانے میں کیا مضائقہ؟ آخر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی تو تحفے قبول فرمایا کرتے تھے۔ امیر المؤمنین نے جواب دیا: ’’رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے یقیناً وہ تحفے تھے مگر ہمارے لیے یہ رشوت ہیں۔‘‘

انتخاب: ڈاکٹر شمیم حیدر

الفضل ربانی فی توثیق محمد بن حسن الشیبانی

☆علامہ عبدالغفار ذہبی

(۲۶) امام ابونصر محمد بن سلام البلخی م ۳۰۵ھ یہ اپنے وقت کے مشہور فقیہ ومحدث ہیں (1) فرماتے ہیں کہ "**انفقت علی کتبه عشرة آلاف درهم ولو استقبلت من امری ما استدبرت ما اشتغلت الا بکتب الرجل الصالح محمد بن الحسن.**"

فائدہ: امام محمد بن سلام البلخی نے امام محمد بن حسن کو صاف لفظوں میں **رجل صالح** فرمایا جو واضح مدح وثناء ہے جو اصولا اور بتصریح علی زئی غیر مقلد تعدیل وتوثیق ہے لہذا سیدنا محمد بن حسن شیبانیؒ امام ابونصر البلخیؒ کے نزدیک ثقہ وعادل ہیں۔ وللہ الحمد

(۲۷) امام ابوجعفر الطحاوی الحنفی م ۳۲۱ھ یہ مشہور فقیہ امام ہیں اپنے وقت کے جلیل القدر محدث اور ان کو ائمہ نے ان الفاظ سے یاد کیا ہے "**ناقد، الامام، العلامة، الحافظ وکان ثقة، ثبتا، فقیها عاقلا، لم یخلف مثله.**" یہ بالاجماع ثقہ ہیں (2) نے ائمہ فقہاء ومحدثین سے امام محمد بن حسن کی مدح وثناء ومنقبت نقل فرمائی ہے اور اپنی سنن میں ان سے احتجاج کیا ہے۔ (3)

فائدہ: امام طحاوی نے مناقب ابی حنیفہ وغیرہ میں ائمہ فقہاء ومحدثین سے امام محمد بن حسن کی منقبت، مدح وثناء نقل فرمائی ہے جو اصولا وبتصریح علی زئی غیر مقلد تعدیل وتوثیق ہے اور بوجہ احتجاج ثقہ وصدوق قرار دیا ہے لہذا سیدنا امام محمد بن حسن الشیبانیؒ امام طحاوی کے نزدیک ثقہ عادل وصدوق ہیں۔ وللہ الحمد

(۲۸) امام ابوالقاسم ابن ابی العوام المصری الحنفی م تقریبا ۳۳۵ھ جو مشہور امام فقیہ ومحدث حنفی ہیں اور امام نسائی وامام طحاوی وغیرہ کے شاگرد ہیں اور ائمہ نے ان کے بارے میں فرمایا ہے کہ "**الامام، الحافظ، قاضی المصر، صاحب المسند ومن الثقات الاثبات**" (4) انہوں نے بھی امام محمد

---

(1) الفوائد البھیہ ص ۱۶۸ (2) الجواہر المضیہ لحافظ القرشی ص ۱۷ رقم ۲۰۱ وتذکرۃ الحفاظ لذھبی ج ۳ ص ۲۱، ۲۲ رقم ۷۹۷

(3) مناقب ابی حنیفہ لطحاوی وفضائل ابی حنیفہ لابن ابی العوام ص ۱۱۸ تا ۱۲۳ وغیرہ واخبار ابی حنیفہ للصیمری ص ۱۰۷ الجواہر المضیہ لحافظ القرشی ج ۱ ص ۱۴۰، ج ۲ ص ۲۱۱ وفقہ اہل العراق وحدیثھم لحافظ الکوثری ص ۵۵ وسنن طحاوی ج ۴ ص ۴ رقم الحدیث ۵۴۸۴ مرفوعا وج ۴ ص ۲۷۲ رقم ۶۸۲۸ مرسل مرفوعا وغیرھما (4) مقدمہ جامع المسانید للخوارزمی ج ۱ ص ۷۷ تذکرۃ الحفاظ لذھبی ج ۲ ص ۱۹۵، مناقب ابی حنیفہ لذھبی ص ۲۵، سیر اعلام النبلاء لذھبی ج ۹ ص ۴۰۰ تانیب الخطیب لحافظ الکوثری ص ۳۵، ۵۵، ۶۶، ۷۷، ۱۳۰، ۱۷۲ اعقود الجمان ص ۴۹

بن حسن شیبانی کی فضیلت ومنقبت پر مستقل عنوان قائم فرما کر فقہاء ومحدثین سے امام محمد بن حسن شیبانی کی مدح وثنا نقل فرمائی ہے۔ (1)

فائدہ: سیدنا امام محمد بن حسن الشیبانی، امام ابن ابی العوام کے نزدیک ثقہ وعادل وصدوق ہیں۔

۲۹: امام احمد بن کامل القاضیؒ م۳۵۰ھ (2) نے فرمایا کہ **ابو عبداللہ محمد بن الحسن صاحب ابی حنیفہ مولی ابن شیبان وکان موصوفا بالکمال وکانت منزلته فی کثرۃ الروایة والرأی والتصنیف لفنون علوم الحلال والحرام منزلة رفیعة بعظمه اصحابه جدا** قرار دیا ہے۔ (3)

فائدہ: امام احمد بن کاملؒ نے واضح الفاظ میں امام محمد بن حسنؒ کی مدح وثنا فرمائی ہے جو اصولا وبتصریح علی زئی غیر مقلد تعدیل وتوثیق ہے۔ لہذا سیدنا امام محمد بن حسن شیبانیؒ؛ امام احمد بن کاملؒ کے نزدیک عادل، ثقہ وصدوق ہیں۔ وللہ الحمد

۳۰: امام دارقطنی الشافعی م۳۸۵ھ (4) نے فرمایا **عندی لایستحق الترک وقال ایضا حدث به عشرون نفسا من الثقات الحفاظ منهم محمد بن الحسن الشیبانی ویحیی بن سعید القطان** ......الخ (5)

فائدہ: امام دارقطنی باوجودیکہ شافعی ہیں اور نہایت متصلب قسم کے شافعی ہے اس کے باوجود انہوں نے امام محمد بن حسن کے متعلق صاف لفظوں میں مدح وثنا فرمائی ہے اور کہتے ہیں کہ سیدنا محمد بن حسن الشیبانی غیر متروک اور ثقہ، حافظ ہے۔ وللہ الحمد

---

(1) فضائل ابی حنیفہ لابن ابی العوام ص ۱۱۸ تا ۱۲۳

(2) یہ مشہور امام محدث ہیں اور ائمہ نے ان کو وکان من العلماء بالاحکام وعلوم القرآن والنحو وایام الناس وتاریخ اصحاب الحدیث وله مصنفات فی اکثر ذالک ولم ترعینای مثله والشیخ الحافظ، العلامة الحافظ القاضی وکان من بحور العلم قرار دیا ہے۔ تاریخ بغداد ج۴ ص ۲، ۱۷۷ سیر اعلام النبلاء لذھبی ص ۳۰۸، الجواهر المضیه لقرشی ص ۶۲

(3) اخبار ابی حنیفہ لصیمری ص ۱۲۰، اسنادہ صحیح؛ مناقب کردری ج ۲ ص ۱۵۳

(4) یہ مشہور امام حافظ، محدث، متعصب شافعی ہے ائمہ نے ان کو الامام، شیخ الاسلام، حافظ الزمان البغدادی، الحافظ الشہیر، صاحب السنن وکان ثقة قرار دیا ہے۔ تذکرۃ الحفاظ لذھبی ج ۳ ص ۱۲۴ وغیرہ

(5) تاریخ بغداد ج ۲ ص ۱۱؛ اسنادہ صحیح، غرائب مالک دارقطنی بحوالہ نصب الرایہ لحافظ الزیلعی ج ۱ ص ۴۰۹

۳۱: امام ابن شاھین م ۳۸۵ھ (1) نے امام محمد بن حسن سے احتجاج کیا ہے۔ (2)

فائدہ: امام ابن شاہین نے امام محمد بن حسن کو فقیہ مجتہد تسلیم کر کے ان کے اقوال سے احتجاج کیا ہے جو ان کی صداقت کی دلیل ہے لہذا سیدنا محمد بن حسن شیبانی امام ابن شاھین کے نزدیک صدوق ہیں۔

۳۲: امام ابن ندیم المؤرخ م ۳۸۸ھ جو مشہور امام مورخ ہیں انہوں نے **فی اخبار العلماء واسماء ماصنفوه من الكتب فی اخبار ابی حنيفه واصحابه العراقيين اصحاب الرائی** یہ عنوان قائم کر کے اس کے تحت فرمایا **محمد بن الحسن ويكنی اباعبدالله وهو مولی لبنی شيبان ونشاء بالكوفة فطلب الحديث وسمع من مسعر بن كدام ومالک بن مسعود (والصحيح مالک بن مغول ......ذهبی) وقدم بغداد ونزلها وسمع منه الحديث واخذ عنه الرائی** ...... (الخ) (3)

فائدہ:

امام محمد بن اسحاق نے امام محمد بن حسن کو عالم محدث مصنف قرار دیا ہے جو اصولا و بتصریح علی زئی کے ثناء و مدح ہونے کی وجہ سے تعدیل و توثیق ہے لہذا سیدنا محمد بن حسن شیبانی؛ ابن ندیم کے نزدیک ثقہ، عادل وصدوق ہیں۔ وللہ الحمد

۳۳: امام محمد ابو سلیمان الدمشقی م ۳۸۹ھ (4) نے فرمایا کہ **قال ابن قتيبة مات محمد بن الحسن الفقيه.** (5)

فائدہ: امام الدمشقی نے امام محمد کو ابن قتیبہ کے حوالہ سے فقیہ قرار دیا ہے جو کہ مدح وثناء ہے اصولا بھی اور علی زئی غیر مقلد کی تصریحات کے مطابق بھی تعدیل وتوثیق ہے۔ لہذا سیدنا محمد بن حسن صدوق ہیں۔

---

(1) یہ مشہور امام، محدث، حافظ ناقد ہیں ائمہ نے ان کو الحافظ الامام المفید المکثر محدث العراق صاحب التصانیف ثقة مامون قرار دیا ہے۔ تذکرۃ الحفاظ لذھبی ج ۳ ص ۱۳۰، ۱۲۹ وغیرہ

(2) الناسخ والمنسوخ من الحدیث لابن شاھین ص ۱۲۲، ص ۲۱۱ وغیرہ

(3) الفہرست لابن ندیم ص ۲۵۷

(4) یہ مشہور امام، محدث اور ناقد ہیں ائمہ نے ان کو الشیخ، العالم، الحافظ، محدث دمشق وکان ثقة، مامونا، نبیلا قرار دیا ہے۔ سیر اعلام النبلاء لذھبی ج ۱۰ ص ۶۰۳، العبر لذھبی ج ۱ ص ۳۸۳

(5) تاریخ مولد العلماء لابن زبر الدمشقی ج ۱ ص ۴۲۸

بوتل فروش یا ایمان فروش

قارئین کرام! متکلم اسلام مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ نے گزشتہ شمارے میں ''مسئلہ بیس تراویح ......دلائل کی روشنی میں'' کے عنوان سے ایک تحقیقی مضمون رقم فرمایا تھا جس پر ایک نقلی بوتل فروش زبیر صادق آبادی نے اپنے سابقہ تجربے سے فائدہ اٹھاتے ہوئے چند صفحات کا سینہ خوب کالا کیا ہے۔ذیل میں اس کا کچھ جائزہ لیا گیا ہے ہ قارئین سے ہمارا وعدہ ہے اس مسئلہ پر مستقل رسالہ عنقریب شائع کر دیا جائے گا۔ (ادارہ)

محمد زبیر صادق آبادی غیر مقلد نے ''مسئلہ بیس تراویح ......دلائل کی روشنی میں'' سے پریشان ہو کر ۲۰ رکعات سنت نبوی وسنت خلفاء راشدین کی چھ احادیث پر جرح مردود کا تیشہ چلایا ہے تاکہ اپنی جماعت و پارٹی کے لوگوں کو مطمئن کر سکے اور آٹھ رکعات کے ثبوت پر تین روایات نقل کی ہیں ہم سردست ان کے جوابات اور ان کے دلائل کا جائزہ لیتے ہیں۔

عبارت ۱:

بوتل فروش صاحب لکھتے ہیں کہ ''گھمن نے ترجمہ میں بددیانتی کی ہے۔چار رکعت فرض کا اپنی طرف سے اضافہ کیا ہے کیونکہ اس من گھڑت روایت سے چوبیس رکعات تراویح کا ثبوت ملتا تھا۔'' [1]

جائزہ:

حدیث مبارک کے متن میں الفاظ موجود ہیں (اربعة وعشرين ركعة واوتر بثلاثة) اس میں جماعت کے ساتھ ادا کی گئی مکمل نماز کا ذکر ہے اور یہ ہر وہ شخص سمجھتا ہے جو عقل کی نعمت سے محروم نہ کر دیا گیا ہو کہ رمضان المبارک میں امام پہلے با جماعت چار فرض اور پھر بیس رکعات تراویح اور آخر میں تین رکعات وتر پڑھاتا ہے۔اس حدیث مبارک میں مکمل جماعت والی نماز کا ذکر تھا اور متکلم اسلام مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ نے صرف متن حدیث کی وضاحت فرمائی ہے۔اور یہ محدثین کے اسلوب کے عین مطابق ہے مثلا......

۱: امام ابن بطالؒ م ۴۴۹ھ نے حضرت عطاء بن ابی رباح سے **يصلون ثلاثا وعشرين**

---

[1] الحدیث ش ۶۷، ص ۳۳

رکعة نقل کیا یعنی وہ حضرات 23 رکعات ادا فرماتے تھے اور پھر یوں وضاحت فرمائی الوتر منها ثلاثا کہ ان میں تین رکعات وتر ہے۔ 1

۲: امام ابن عبدالبرؒ ۴۶۳ھ نے سیدنا سائب بن یزیدؓ سے وکان القیام علی عهده (یعنی علی عهد عمرؓ) بثلاث وعشرین رکعة یعنی حضرت عمرؓ کے زمانہ مبارک میں 23 رکعات ادا کی جاتی تھیں اور اس کے بعد فرماتے ہیں کہ وهذا محمول علی ان الثلاث للوتر. یہ اس بات پر محمول ہے کہ تین رکعات وتر ہوتے تھے۔ 2

۳: امام ابن عبدالبرؒ نے ہی سیدنا ابن عباسؓ سے مرفوعاً یہ الفاظ تخریج فرمائے ہیں کہ ''کان یصلی فی رمضان عشرین رکعة.'' کہ آپ رمضان شریف میں 20 رکعات ادا فرماتے تھے اس کے بعد فرماتے ہیں کہ وهذا ایضا سوی الوتر اور یہ وتر کے علاوہ کی نماز ہے۔ 3

۴: امام ابن حجرؒ ۸۵۲ھ نے سیدنا سائب بن یزیدؓ سے عشرین رکعة نقل فرمایا اور پھر یوں وضاحت فرمائی کہ وهذا محمول علی غیر الوتر اور یہ وتر کے علاوہ پر محمول ہے۔ 4

لہذا ابوتل فروش کو چاہیے کہ وہ اپنے کام سے کام رکھیں۔ ہاں! اگر میدان تحقیق میں آنا ہے تو کم از کم اصول محدثین سے تو واقفیت حاصل کریں ورنہ ان کی تحریر ''الحدیث'' کے صفحات پر تو پھیلائی جاسکتی ہے اہل انصاف کے دلوں میں نہیں اتاری جاسکتی۔

باقی وساوس اور خدشات کے جوابات ان شاء اللہ عنقریب سامنے آجائیں گے۔ قارئین! ہم منتظر تھے کہ فرقہ غیر مقلدیت کے راہرو ہماری تحقیقات پر کچھ لب کشائی کرتے لیکن ان کو تو جیسے سانپ سونگھ گیا ہوا ان سے تو کچھ نہ بن پڑا تو بے چارے ''بوتل فروش'' ہی ''ایمان فروش'' بن کر سامنے آنا شروع ہوگئے ہیں۔

یا حسرتاه !!!

---

1 شرح البخاری لابن بطال ج۳ص۱۴۶

2 التمهید لابن عبدالبر ج۳ص۵۱۹، الاستذکار لابن عبدالبر ج۲ص۶۹ ومثلہ فی عمدۃ القاری علی البخاری لحافظ العینی عن ابن عبدالبر ج۸ص۲۴۵

3 التمهید لابن عبدالبر ۴ص۵۱۹

4 فتح الباری ج۴ص۳۲۱

جماعت المسلمین کا تحقیقی جائزہ

☆ مولانا محمد رضوان عزیز

گزشتہ قسط میں وعدہ کیا تھا کہ جماعت المسلمین کی مسند امامت پر جلوۂ افروز اشتیاق احمد صاحب کا پسِ منظر، پیش منظر اور تہہ منظر تحریر کروں گا تاکہ حقیقت آشکارا ہو کہ جن کی نظروں میں کوئی انسان جچتا نہیں خود دنیا و دین کی نظر میں وہ کس کیٹا گری کے لوگ ہیں۔ بانی جماعت المسلمین مسعود احمد BBc جنہوں نے تزکیہ نفس کو شریعت کا ابطال اور کھلم کھلا شریعت سے غداری قرار دیا ہے۔ [1]

انہوں نے شریعت سے جو وفاداری کی ہے اور حسین لڑکیوں کی حسرت ہی دل میں لے کر اپنے انجام کو پہنچ گئے مگر بعد میں اشتیاق احمد نے تزکیہ نفس نہ ہونے کے باعث شریعت سے وفاداری کے تمام ریکارڈ توڑ دیے۔ اب ان رہبروں کے روپ میں چھپے راہزنوں کی کارستانیاں ملاحظہ کریں۔

شکیل احمد عبداللہ وہ شخص ہے جو کوثر نیازی کالونی ناظم آباد کراچی نمبر ۳۳ میں تیار ہونے والے جدید اسلام رجسٹریشن نمبر ۱۹۸۵/۳۶۶ کو قبول کر کے جماعت المسلمین میں شامل ہوا۔

27 جون 1994 کو ''سمیرا'' نامی لڑکی سے شادی ہوئی جو جماعت المسلمین کی رکن تھی۔

26 اپریل 1998 کو امیر جماعت اشتیاق احمد نے فسخ نکاح کا سرٹیفکیٹ دے کر اس کا بیگم امیرانہ اختیارات استعمال کرتے ہوئے غصب کر لی۔ اب بقیہ تفصیلات عبداللہ کی زبانی سنیئے۔

میری فریاد اراکین جماعت المسلمین کے نام

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ:

امابعد! محمد اشتیاق صاحب نے فسخ نکاح اور اس کے دلائل پمفلٹ جو فسخ نکاح کے دلائل دیے ہیں وہ میرے معاملے میں درست نہیں ہیں کیونکہ میری شادی کو چار سال کا عرصہ ہو چکا ہے اور میں ایک بچے کا باپ بھی ہوں میری شادی ''سمیرہ'' اور اس کے باپ کی رضامندی سے 27 اپریل 1994 کو ہوئی اور فسخ نکاح کا سٹرفکیٹ محمد اشتیاق نے مجھے 26 اپریل 1988 کو دیا

محمد اشتیاق صاحب فسخ نکاح کے سٹرفکیٹ میں لکھتے ہیں: '' آپ دونوں کے درمیان مسلسل

---

[1] توحید المسلمین ص ۳۲۰

اختلاف اور عدمِ محبت کی وجہ سے نباہ نہ ہوسکا اور آپ دونوں بھی اس بات کے متمنی تھے کہ شادی کی یہ گاڑی چل نہ سکے گی لہذا آپ دونوں کے حالات دیکھتے ہوئے آج بتاریخ ۲۷ ذوالحجہ کو میں نکاح فسخ کرتا ہوں۔

میرا ''سمیرہ'' سے نہ تو اختلاف تھا اور نہ عدم محبت تھی اگر یہ باتیں ہوتیں تو میں اسے طلاق دے دیتا۔ہاں! البتہ میرا سمیرہ سے گھریلو معاملہ میں تکرار ہوئی تھی جو کہ محمد اشتیاق امیر جماعت اور محمد بشارت صاحب نے نومبر 1997 کو سلطان صاحب کے گھر جا کر میری تمام رنجشیں ختم کرادیں اور میری صلح کرادی اور اس کے بعد ہم خوش وخرم زندگی گزارنے لگے لیکن کچھ ہی عرصہ کے بعد سلطان صاحب ''سمیرہ'' کو میری عدم موجودگی اور اجازت کے بغیر آ کر لے گئے اور 26 اپریل 1998 کو امیر جماعت نے مجھے فسخ نکاح کا سرٹیفیکیٹ تھما دیا اور بعد میں میری بیوی ''سمیرہ'' سے 6 جون 1998 کو اپنا نکاح رچا لیا جو کہ شرعی لحاظ سے بالکل غلط کیا ہے۔سلطان صاحب کا ''سمیرہ بیگم'' کو میرے گھر سے لے جانے کے اور فسخ نکاح کے درمیان ایک ایسا واقعہ پیش آیا جو یہ ثابت کرتا ہے کہ محمد اشتیاق کا ''سمیرہ بیگم'' سے نکاح کا پہلے ہی سے پروگرام بن چکا تھا۔

واقعہ یہ ہے کہ جب محمد اشتیاق صاحب اور بشارت صاحب نے ہماری صلح کرادی تو کچھ عرصے کے بعد محمد صالح بروہی صاحب کراچی آئے اور اچانک ان کی طبعیت خراب ہوگئی میں ان کو اپنے گھر لے آیا رات تک ان کی طبعیت سنبھلی تو ہم آپس میں بات کرنے لگے محمد صالح بروہی صاحب مجھے کہنے لگے کہ بھائی! میرے لیے کوئی رشتہ دیکھو میں نے دوسری شادی کرنی ہے پھر خود ہی کہتے ہیں کہ غریب کو کون رشتہ دے گا؟ اب امیر صاحب ہی کو دیکھ لو دوسری شادی کرنے کی کوشش میں ہیں مگر اب تک رشتہ نہیں مل رہا ہے، غریب جو ہیں۔ابھی اس بات کو دو چار دن ہی گزرے ہوں گے کہ ''سمیرہ'' نے مجھ سے کہا کہ تم اتنی دیر بعد گھر آتے ہو تم لڑکیوں کے چکر میں ہو میں دراصل رات کو ساڑھے دس بجے گھر آتا تھا کیونکہ ہمارا جنرل اسٹور تھا آپ لوگوں کو معلوم ہوگا کہ جنرل اسٹور کی ڈیوٹی کتنی ہوتی ہے اور نے میں نے ''سمیرہ'' سے بھی کہا کہ مجھے جنرل اسٹور سے تین ہزار ماہانہ مل رہے ہیں میں غریب آدمی ہوں دوسری شادی کا سوچ بھی نہیں سکتا امیر بھی بے چارے غریب ہیں اس لیے ان کو بھی دوسری شادی کرنے میں دیر ہو رہی ہے اس بات پر ''سمیرہ'' نے کہ اگر میں ہوتی تو امیر صاحب سے شادی کر لیتی میں نے جب اسے گھور کر دیکھا تو بات بدلتے ہوئے کہنے لگی ''اگر کنورای ہوتی تو کر لیتی۔''

میں نے عقیدت میں آ کر یہ بات محمد اشتیاق کو کہہ دی تو انہوں نے فوراً ''سمیرہ'' سے پوچھوایا یا پھر دوسری مرتبہ غصے سے مجھ سے پوچھنے لگے کہ تمہیں کون کہہ رہا تھا کہ ''امیر صاحب کو رشتہ نہیں مل رہا۔'' میں نے پوری بات بتا دی اس دوران وہ لاڑکانہ جلسے میں گئے وہاں محمد صالح بروہی سے ان کی ملاقات ہوئی تو ان سے پوچھنے لگے کہ ''تم نے میرے متعلق ایسی بات کی؟'' تو وہ کہنے لگے کہ ''امیر صاحب! مجھے یاد نہیں، شاید کی ہے یا نہیں۔'' تو فوراً ان سے کہنے لگے ''سمیرہ تو کہتی ہے کہ میں امیر صاحب سے شادی کروں گی۔'' محمد صالح بروہی صاحب نے انہوں نے اس انداز سے بات کی کہ انہیں اندازہ ہو گیا اب امیر صاحب شکیل کی بیوی سے خود شادی کریں گے انہوں نے یہ بات میرے فسخ نکاح سے پہلے ہی عبدالرحمٰن سکھر کے امیر کہہ دی کہ اب شکیل کی بیوی سے امیر صاحب خود شادی کریں گے۔ تو عبدالرحمٰن صاحب نے محمد صالح بروہی سے کہا کہ ''تم امیر صاحب کے بارے میں ایسی بات کر رہے ہو؟'' تو انہوں نے کہا کہ ''فی الحال یہ بات ہم دونوں میں رہے اور آپ دیکھیے گا کہ ہوتا کیا ہے؟'' اور ان کی بات سچ ثابت ہوئی، محمد اشتیاق صاحب نے ایک شادی شدہ عورت سے شادی کر لی اور اس شادی کو امیر کا اجتہاد قرار دیتے پھر رہے ہیں۔''

دوسری مرتبہ جب میں محمد اشتیاق کے پاس گیا تو غصے سے مجھ سے پوچھنے لگے کہ ''تم نے محمد صالح صاحب سے کہا تھا کہ امیر صاحب غریب آدمی ہیں۔'' میں نے دوبارہ کہا کہ ''امیر صاحب! میں نے نہیں کہا۔'' صالح محمد صاحب نے کہا تھا پھر غصے سے کہنے لگے: ''تم نے امیر کو سمجھ کیا رکھا ہے ''امیر'' سے زیادہ ''امیر'' کون ہوسکتا ہے؟'' میں نے کہا: ''امیر صاحب! میں خود دکان سے تین ہزار لیتا ہوں، میں کیسے آپ کو غریب کہوں گا۔'' مگر محمد اشتیاق صاحب نے اس بات کو دل میں رکھا اور بیہودہ قسم کے الزام جو قابل تحریر نہیں، لگا کر مجھے بے بس کر دیا اور فسخ نکاح کا سرٹیفکیٹ مجھے تھما کر کہا کہ ''تمہارا نکاح اب ختم ہو گیا ہے۔''

''سمیرہ'' کو جب محمد سلطان صاحب آ کر لے گئے تھے تو اس وقت وہ حمل سے تھی کچھ دنوں کے بعد محمد اشتیاق نے مجھ سے کہا کہ سلطان صاحب آئے تھے اور کہہ رہے تھے کہ ''امیر صاحب! اللہ جانتا ہے ہم نے کچھ نہیں کیا ''سمیرہ'' کے پچھلے ہفتے طبعیت خراب ہوگئی تھی اور اس کا حمل ضائع ہو گیا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ ملی بھگت سے ''سمیرہ'' کا حمل گروایا گیا ہے کیونکہ محمد اشتیاق مزید صبر نہیں کرنا چاہتے تھے، سمیرہ

کا تقریباً دو مہینے کا حمل تھا۔"

محمد اشتیاق صاحب نے میرا نکاح فسخ کرنے کے چالیسویں دن میری بیوی "سمیرہ" سے شادی رچالی تو مجھے یقین ہو گیا کہ میرے ساتھ محمد اشتیاق صاحب نے دھوکہ کیا ہے حالانکہ حدیث میں ہے:"**من غشّ فليس منا.**"

ترجمہ: "جو شخص دھوکہ دے وہ ہم میں سے نہیں۔"

پھر میں نے فسخ نکاح کی تحقیق کی تو مجھے معلوم ہوا کہ باھم رضامندی کا نکاح، امیر فسخ کر ہی نہیں سکتا۔" یہ بات معلوم ہونے کے بعد مجھے بہت دکھ اور افسوس ہوا۔ امیر جماعت کے متعلق جو میرے دل میں احترام تھا وہ مجروح ہوا میرے ذہن میں یہی تھا کہ امیر نے جو بھی فیصلہ کیا ہے شریعت کے مطابق کیا ہے۔

جب یہ بات میری سمجھ میں آئی کہ جماعت کا کوئی بھی فرد مقاطعہ اور کوڑوں کے ڈر کی وجہ سے مجھے امیر جماعت سے انصاف نہیں دلوا سکتا لہذا میں نے مجبور ہو کر "کورٹ" میں مقدمہ دائر کر دیا لیکن پہلی ہی پیشی سے پہلے جنرل سیکرٹری بشارت جاوید صاحب نے مجھ سے خبیب کے گھر ملاقات کی اور مجھے قائل کرنے کی کوشش کی کہ آپ کے اس اقدام سے جماعت بدنام ہو جائے گی لہذا آپ صبر کا مظاہرہ کریں اور جماعت کے مفاد میں آپ اپنا کیس واپس لے لیں! اور مجلس شوری کے اراکین اور عہدے داران کے ذریعے بھی مجھ پر بھرپور دباؤ ڈال کر اس کیس کو کورٹ سے خارج کروالیا۔

میں نے جب بشارت کو بتایا کہ میں محمد اشتیاق کے کہنے پر اپنا کاروبار چھوڑ کر کراچی شفٹ ہو گیا اور یہاں سیٹ ہونے میں مجھے لاکھوں کا نقصان ہوا اور میری بیوی بھی گئی تو انہوں نے اس پر کہا کہ "بیوی کے بارے میں صبر کرو مگر مالی مشکلات کا ازالہ ہو سکتا ہے میرے نہ چاہتے ہوئے بھی مجھے اسلم پردیسی کی طرف سے دو لاکھ کا چیک ملا۔ لیکن میرے ضمیر نے اس کو قبول نہیں کیا اور وہ روپے میرے پاس آج بھی امانت ہیں اور چیک کی فوٹو کاپی جس پر "اسلم پردیسی" کے دستخط موجود ہیں وہ میں اس خط میں شائع کر رہا ہوں کیونکہ مجھے انصاف چاہیے روپے نہیں چاہیے اور وہ رقم میں ہر وقت "اسلم پردیسی" کو واپس کرنے کو تیار ہوں۔

جس کرب سے میں اس وقت گزر رہا ہوں کہ میرا گھر برباد کر دیا گیا اور ایک معصوم بچے سے

اس کی ماں کو جدا کر دیا گیا یہ صرف اور صرف محمد اشتیاق نے اپنی نفسانی خواہش کی تکمیل کے لیے یہ ظلم کی انتہا کی ہے۔ لہذا میں اپنے دکھ کا اظہار آپ حضرات سے کرنے پر مجبور ہوں کیونکہ ایک عرصے تک میں اپنے غم کو برداشت کرتا رہا ہوں۔ لیکن اب وہ غم میری قوت برداشت سے باہر ہو چکا ہے جب میں اپنے معصوم بچے کو ماں کے لیے تڑپتا ہوا دیکھتا ہوں تو اس وقت میرا سینہ غم کی شدت سے پھٹنے لگتا ہے۔ لہذا میں آپ معزز اراکین جماعت المسلمین کی عدالت میں اپنا یہ مقدمہ پیش کر رہا ہوں اگر اب بھی مجھے انصاف نہ ملا تو میں ہر دروازہ کھٹکھٹاؤں گا جہاں سے مجھے انصاف ملنے کی توقع ہوگی۔

آپ کا مسلم بھائی: شکیل احمد

نوٹ: اس خط کی اشاعت کے بعد میرے کسی عزیز یا مجھے کسی بھی قسم کا نقصان ہوا تو اس کی تمام تر ذمہ داری امیر جماعت ''محمد اشتیاق'' اور ''اسلم پردیسی'' پر ہوگی۔

رابطے کے لیے میرا اڈریس یہ ہے: شکیل احمد معرفت محمد یعقوب، مکان نمبر C-631/49 ملی شاہ کالونی نزد میڈیکل بورڈ آف سکھر (سندھ) فون-071 58242

ایثار ہو تو ایسا

انتخاب: سید عبدالرحمٰن حنفی

حضرت ابوجہم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں یرموک کی لڑائی میں اپنے چچازاد بھائی کی تلاش میں نکلا جو کہ لڑائی میں شریک تھے اور پانی کا ایک مشکیزہ میں نے اپنے ساتھ لے لیا کہ ممکن ہے وہ پیاسے ہوں۔ وہ مجھے ایک جگہ ایسی حالت میں ملے کہ دم توڑ رہے تھے، جان کنی کا عالم تھا۔ میں نے پانی کا پوچھا جواب میں اشارے سے ہاں کہا۔ اتنے میں قریب سے آہ کی آواز آئی میرے چچازاد نے مجھے وہاں جانے کا اشارہ کیا۔ میں پانی لے کر وہاں گیا وہ ہشام بن العاص رضی اللہ عنہ تھے۔ انھیں پانی پلانا چاہا کہ قریب ایک اور صاحب کی کراہنے کی آواز آئی۔ ہشام بن العاص رضی اللہ عنہ نے ان کے پاس جانے کا اشارہ کیا۔ میں وہاں پہنچا تو ان کا دم نکل چکا تھا۔ واپس ہشام بن العاص کے پاس آیا تو وہ بھی دم توڑ چکے تھے میں اپنے چچازاد کے پاس آیا تو وہ بھی دنیا سے رخصت ہو چکے تھے۔

ارشادالحق اثری غیر مقلد کے جھوٹ

☆علامہ عبدالغفار ذہبی

اثری جھوٹ نمبر ۳۱:

جناب ارشادالحق اثری غیر مقلد لکھتا ہے کہ رفع یدین نو ہجری میں بھی کیا جاتا تھا حضرت مالک بن الحویرث وفد بنولیث میں آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے بیس دن آپ کی خدمت اقدس میں رہے جب واپس جانے لگے تو آپ نے ان سے فرمایا تم اسی طرح نماز پڑھو جس طرح تم نے مجھے نماز پڑھتے دیکھا۔حضرت مالکؓ فرماتے ہیں:''میں نے دیکھا آپ رکوع کو جاتے اور رکوع سے اٹھتے ہوئے رفع یدین کرتے تھے۔ (1)

تبصرہ:

سیدنا مالک بن الحویرثؓ م ۷۴ھ نے جو آپ ﷺ کو نماز پڑھتے دیکھا تھا اس میں صاف لفظ **اذا سجد واذا رفع رأسه من السجود حتی یحاذی بهما فروع اذنیه** ہیں کہ آپ ﷺ جب سجدہ کرتے اور جب سجدہ سے سر اٹھاتے تو کانوں کی لو کے برابر تک رفع یدین کرتے تھے۔ (2)

اثری صاحب کا یہ کہنا کہ رکوع کو جاتے اور رکوع سے اٹھتے ہوئے رفع یدین کرتے تھے۔ اور سجدہ کی رفع یدین کو ذکر نہ کرنا کتنی بڑی بددیانتی اور جھوٹ ہے۔

اثری جھوٹ نمبر ۳۲

جناب ارشادالحق اثری غیر مقلد لکھتا ہے کہ اسی طرح حضرت وائل بن حجرؓ کی حدیث رفع یدین کے بارے میں معروف ہے غور فرمایئے حضرت وائلؓ کی پہلی آمد ۹ھ میں ہوئی......دوسرے سال سردیوں میں حاضری ۱۰ھ میں ہوئی......گویا آمد ثانی کے بعد چھ مہینے میں آپ کا انتقال ہوا......اس مسلمہ حقیقت سے عیاں ہوتا ہے کہ انتقال کے پانچ چھ ماہ پہلے بھی آنحضرت ﷺ رفع یدین کرتے تھے۔

---

(1) مقالات اثری ج ۲ ص ۸۳

(2) صحیح نسائی ج ۱ ص ۱۶۵، سنن الکبریٰ للنسائی ج ۱ ص ۲۲۸، مسند احمد ج ۳ ص ۵۳۳ ونحوہ صحیح ابی عوانہ ج ۲ ص ۱۹۵ اسانیدہ صحیحۃ

مدعیان نسخ رفع یدین پر لازم ہے کہ اس آخری پانچ چھ ماہ کی مدت میں نسخ ثابت کریں۔ (1)

تبصرہ: سیدنا وائل بن حجرؓ نے آپ ﷺ کی نماز کو بیان فرمایا جس میں صاف لفظ **رفع یدیه عند الرکوع عند السجود وفی روایة واذا رکع واذا سجد وفی روایة واذا رفع راسه من السجود ایضا رفع یدیه وفی روایة ورفع یدیه مع کل تکبیرة واسانیده صحیحة** یعنی سجدوں کی رفع الیدین اور ہر تکبیر کی رفع الیدین کا ثبوت ہے۔ (2)

اب یہ تو سجدوں کی رفع الیدین کے تارکین پر لازم ہے کہ وہ سجدوں کی رفع الیدین ان ایام میں منسوخ ثابت کریں۔ لہذا یہ اثری صاحب کا سجدوں کی رفع یدین کو چھپانا دجل وفریب کی عمدہ مثال ہے

اثری جھوٹ نمبر ۳۳:

جناب ارشاد الحق اثری غیر مقلد لکھتے ہیں کہ ''امام طحاوی نے کندھوں تک رفع یدین کا ایک محل تو تلاش کرلیا مگر شاید یہ یاد نہ رہا کہ دوسری بار سردیوں کے ایام میں حضرت وائل کی آمد اور کمبل میں کندھوں تک رفع یدین کرنے کا جس روایت میں ذکر ہے اسی میں رکوع کو جاتے اور رکوع سے اٹھتے ہوئے بھی رفع یدین کا ذکر موجود ہے۔'' (3)

تبصرہ: سیدنا وائل بن حجرؓ سے مروی جس حدیث کا امام طحاوی نے اشارہ کیا ہے وہ امام شریک القاضی کے واسطہ سے مروی ہے جسے امام ابوداؤد نے بھی روایت کیا ہے دیکھئے (4) اور اس میں رکوع کی رفع الیدین کا سرے سے کوئی ذکر ہی نہیں ہے لہذا یہ اثری صاحب کا واضح ترین جھوٹ ہے۔

اثری جھوٹ نمبر ۳۴:

اثری غیر مقلد نے لکھا کہ امام طحاوی نے کندھوں تک رفع یدین کا ایک محل تو تلاش کرلیا۔ مگر شاید یہ یاد نہ رہا کہ دوسری بار سردیوں کے ایام میں حضرت وائل کی آمد اور کمبل میں کندھوں تک رفع یدین کرنے کا جس روایت میں ذکر ہے اسی میں رکوع کو جاتے اور رکوع سے اٹھتے ہوئے بھی رفع یدین ذکر موجود ہے ہے ملاحظہ ہو۔ (5)

---

(1) مقالات اثری ج۲ص۸۴،۸۵

(2) مسند ابی حنیفہ بروایۃ الحارثی ص۱۷۷، سنن دار قطنی ج۱ص۲۹۸، ابوداؤد ج۱ص۱۱۲، المعجم الکبیر ج۲۲ص۳۲

(3) مقالات اثری ج۲ص۸۵

(4) ابوداؤد ج۱ص۱۱۲ باب رفع الیدین)

(5) مسند احمد: ص۲۱۶،۳۱۶ ج۴، مقالات اثری ج۲ص۸۵

تبصرہ:

اولاسیدناوائل بن حجرؓ کی حدیث من طریق شریک القاضیؒ مسند احمد ج۴ص۳۱۶ رقم الحدیث ۱۸۸۷۱ میں رکوع ورفع من الرکوع کی رفع یدین کا سرے سے نام ونشان ہی نہیں۔ ثانیا امام طحاوی نے واشارشریک الی صدرہ کی تصریح فرمائی ہے طحاوی ج اص ۱۴۵ اوروہ حدیث ابوداؤد ج اص ۱۱۲ وغیرہ میں موجود ہے لہذا یہ اثری غیر مقلد کا سیاہ ترین جھوٹ ہے۔

اثری جھوٹ نمبر ۳۵:

جناب ارشادالحق اثری غیر مقلد نے علامہ سندھی کے حوالہ سے لکھا کہ یہ ان کے مسلمہ اعتبار سے آخری عمر کا عمل ہے (یعنی حدیث مالک بن الحویرثؓ وغیرہ) لہذا اس بارے میں نسخ کا دعوی تناقص کے قریب ہے اور آنحضرت ﷺ نے حضرت مالک اوران کے ساتھیوں سے فرمایا تھا کہ تم اسی طرح نماز پڑھو جس طرح مجھے پڑھتے دیکھا ہے۔ [1]

تبصرہ:

اثری صاحب کا علامہ سندھی کی تقریر وتحریر سے یہ ثابت کرنا کہ رکوع کی رفع یدین آخری عمر کا عمل ہے جو منسوخ نہیں ہے اور منسوخ قرار دینا تناقص ہے چندوجوہ سے باطل ہے۔

اولاً: سیدنا مالک بن الحویرثؓ سے سجدوں کی رفع الیدین ہی کا مرفوعا ثبوت ہے [2] وثانیاً بتصریح علامہ سندھی **وکان یفعل ذلک احیانا** ۔الخ۔ [3] یعنی رفع الیدین **عند السجود احیانا** کے الفاظ بیان کیے ہیں۔

ثالثاً اگر مذکورہ تقریر علامہ سندھی کو ماننا ہے تو پھر سجدوں کی رفع الیدین کا عمل جو آپ کے ہاں آخری عمل ہے کو منسوخ قرار دینا بھی تناقص ہے لہذا اثری صاحب کا حدیث مالک بن الحویرثؓ سے محض اپنے عمل والی رفع الیدین ثابت کرنا جھوٹ ہے۔

---

[1] مقالات اثری ج۲ص ۸۶، ۸۷

[2] نسائی وابی عوانہ ومسند احمد

[3] التعلیق علی النسائی ج اص ۱۶۵

قارئین کے خطوط

باسمہ تعالیٰ

محترم المقام قابل احترام جناب حضرت مولانا محمد الیاس صاحب دامت برکاتہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

ضروری گزارش اینکہ میں حبیبیہ صوت الاسلام کیسٹ سینٹر کے نام سے گزشتہ ۱۵ سال سے صرف علماء دیوبند ہی کے تمام بیانات کو امّت محمدیہ ﷺ تک صحیح پیغام پہچانے کی غرض یہ کام بہت شوق سے کرتا ہوں میں آپ کے ایک بیان کو دو سال قبل بمبئی سے بھائی یعقوب مینار الکٹرانک والے سے معراج ربّانی کا آپریشن DVD کیسٹ حاصل کیا اس کے بعد لوگوں کی طرف سے یہ بات سامنے آئی کے اس جیسا بیان ہم نے کبھی دیکھا نہیں بس ہمیشہ کیلئے ہمیں مولانا محمد الیاس گھمن صاحب ہی کا بیان دیا کریں ساتھ ہی چند دنوں کے بعد اسی کیسٹ سے متعلق صاف تصویر والی ویڈیو منگوانے کا بھی تقاضا بڑھتا اس کے بعد میں خود ڈون لوڈ شروع کیا تو صرف معراج ربّانی کا آپریشن اور توصیف الرحمٰن کا آپریشن اور تفسیر احسن البیان کا جائزہ یہ تین صاف نہیں ہے ان کے علاوہ اب تک ۲۰ بیانات ہم نے ڈون لوڈ کیا اور دارالعلوم دیوبند۔ دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنوء۔ حیدرآباد مدرسہ انوار المدارس۔ اور بمبئی مہاراشٹر کے مختلف شہروں میں اس وقت چل رہا ہے۔

میں آپ سے مودبانہ گزارش کرتا ہوں کہ آپ کے جتنے بھی بیانات ملک و بیرون ملک کے ہیں ہمیں ان تمام بیانات کی تفصیل بھیج دیں اور الاتحاد کے علاوہ کوئی اور سائٹ ہو تو اس سائٹ کا نام بھی ضرور بھیج دیں مجھے آپ کے تمام بیانات اگر کوریر کے ذریعے بھی مل جائے تو بہت ہی خوشی اور باعث سعادت کی بات ہوگی۔ میں چاہتا ہوں کہ پورے ہندوستان میں غیر مقلّدیت فرقہ کی حقیقت کھل جائے اوران کا خاتمہ ہونے لگے اور مزید مجھے تحریری طور سے کچھ مضمون بھی ارسال کریں کہ لوگ ان کے فریب سے کس طرح اور کیسے بچیں کیسٹوں کیلئے بھی مختصر تعارف بھجیں اور غیر مقلّدیت سے متعلق کتاب کے نام بھی بھیج دیں اور حضرت مولانا آپ سے ملنے کا مجھے دل میں بہت شوق ہے تین سال قبل ہی میرا پاسپوٹ بھی تیار ہے لیکن حالات کی وجہ سے مجبور ہوں۔ میں آپ سے خصوصی دعاؤں کا طالب ہوں۔

فقط والسلام

حبیب الرحمٰن صدیقی، سری نگر

جواب: آپ کی میل موصول ہوئی پڑھ کر بہت خوشی ہوئی کہ اللہ کے فضل وکرم سے اور آپ جیسے مخلصین دوستوں کی بدولت ہمارا مسلکی کام ترقی کی شاہراہ پر گامزن ہے اللہ تعالی اس کو نظر بد سے محفوظ فرمائے۔ جہاں تک معراج ربانی ،توصیف الرحمان اوران کے ماننے والوں کا تعلق ہے تو اللہ کے فضل وکرم سے عرب دنیا میں ہم نے ان کی زبان گنگ کردی ہے اوراب اکابر اھل السنہ والجماعۃ پر نازیبا گفتگو سے پہلے ہزار بار سوچیں گے۔

الحمدللہ! ہمارے نشریاتی ادارہ احناف میڈیا سروس نے نیٹ کی دنیا میں اسلام اور اہل اسلام کی حفاظت کا حق ادا کردیا ہے۔ ہمارے اس ادارے کو معرض وجود میں آئے کوئی سوا سال کا عرصہ ہونے کو ہے اوراس نے اپنے اس مختصر عرصہ میں جہاں اسلام کی صحیح شکل پیش کی ہے وہاں باطل اور اہل باطل کی بیخ کنی کرنے کے لیے بھی کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی۔

ہمارے ذہن میں اس حوالے سے بہت سے منصوبے ایسے ہیں جو محض مالی وسائل کی قلت کے باعث پردہ التواء میں ہیں۔ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالی اپنے فضل اور غیب کے خزانے سے پورا فرمائے کتب منگوانے اور براہ راست خط وکتابت کے لیے ہمارا پتہ ہماری مطبوعات پر درج ہوتا ہے وہاں سے دیکھ لیا جائے۔

جہاں تک سائٹ کا آپ نے پوچھا تو محترم گزارش ہے کہ www islahunnisa.com بھی ہماری اپنی سائٹ ہے جہاں پر خواتین اسلام کے روزمرہ کے معاشی ، دینی ، سماجی اور معاشرتی مسائل کا حل بتایا جاتا ہے۔

ہماری کتاب فرقہ اہل حدیث پاک وہند کا تحقیقی جائزہ بھی زیور طباعت سے آراستہ ہوکر منظر عام پر آچکی ہے جس کو اللہ تعالی نے بے حد مقبولیت سے نوازا ہے آپ کے ہندوستان کے دوستوں نے بھی اس کو شائع کرایا اور دیگر ممالک میں بھی اس کی اشاعت مسلسل جاری ہے۔

کتاب کی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں اس نومولود فرقہ کہ ابتداء اوراس کے زہریلے خدوخال باحوالہ بیان کردیے گئے ہیں جس سے عوام کی کثیر تعداد نے استفادہ کیا ہے۔ اللہ آپ کو اور آپ کے تمام احباب کو دین ودنیا کی ساری کامیابیاں عطا فرمائے۔ آپ ہمارے لیے بھی دعا کرتے رہیں کہ اللہ تعالی مزید اخلاص اور ہمت کے ساتھ مسلک کا کام کرنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔

والسلام

محترم جناب مدیر اعلی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بعد سلام عرض یہ ہے کہ آپ عافیت سے ہوں گے اور دین اسلام کی نشر و اشاعت اور کتاب وسنت کی ترقی و ترویج کے لیے کوشاں ہوں گے۔ اللہ آپ کو جزائے خیر دے۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ ہمارے اکابرین دیوبند نے دین اسلام کی حقانیت مسلمانوں کے عقیدہ اور عام انسانوں تک اسلام پہنچانے کے لیے بڑی گراں قدر خدمات انجام دی ہیں خوشی اس بات پر ہے کہ آج کے اس دور جدید اور فتنہ وفساد کے زمانہ میں بھی اللہ کے سعادت مند بندوں نے ان کے اس مشن کو جاری وساری رکھا ہے اور تصنیف وتالیف اور اہل باطل سے مناظروں کی شکل میں اسلام اور اہل اسلام کی حفاظت کی عظیم ذمہ داری کا بیڑا اٹھایا ہے اور خصوصا متکلم اسلام وکیل احناف حضرت مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ کا نام اہل علم وقلم کی دنیا میں کسی تعارف کا محتاج نہیں۔

جنہوں نے دین عالی کی حفاظت کے لیے فرق باطلہ سے مناظرہ اور تصنیف وتالیف کے میدان میں ایسے ایسے کارنامہ ہائے سرانجام دیے اور دیتے چلے جارہے ہیں جو بہت کم لوگوں کو نصیب ہوتا ہے۔ **اللھم زد فزد۔ آمین**

نوٹ: گزارش ہے کہ آپ کا رسالہ قافلہ حق ہمارے لیے مندرجہ ذیل پتہ ”مفتی نعمان، دار العلوم مدنیہ محلّہ مدنی امانده بٹ خیلہ ضلع ملاکنڈ صوبہ خیبر پختون خواہ“ پر جاری کر کے روانہ فرمائیں۔ (شکریہ)

جواب: وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بھائی نعمان! اللہ تعالی آپ کو تاحیات مسلک اہل السنۃ والجماعۃ پر قائم اور دائم رکھے۔ میرے دوست آپ کا ایڈریس نوٹ کر کے متعلقہ عملے کے سپرد کر دیا گیا ہے۔ جو باقاعدگی سے آپ تک مسلک اہل السنۃ کا ترجمان شمارہ ”قافلہ حق“ پہنچاتے رہیں گے۔ اس کے علاوہ آپ کے علم میں ہوگا کہ ہمارا ماہنامہ رسالہ ”بنات اہلسنت“ بھی شائع ہورہا ہے جو متنوع عنوانات سے بھرا ہوا ہوتا ہے یہ رسالہ بھی آپ کو بھیج دیا جائے گا

اس کے علاوہ بھی ہمارا لٹریچر خریدیں اور اپنے ملنے جلنے والے احباب کو پڑھنے کے لیے دیں۔ ہمارے لٹریچر میں سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ اس میں فضول باتیں نہیں ہوتیں بلکہ جہاں قاری کو عقائد ملتے ہیں، مسائل ملتے ہیں وہاں پر ان کے دلائل اور براہین بھی ملتے ہیں۔ جس کی وجہ سے عقیدہ بھی مضبوط اور مسئلہ بھی مضبوط ہوتا ہے اور انسان تردد اور تذبذب کے جنجال سے باہر نکل آتا ہے۔
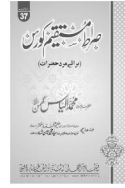
الحمدللہ! عرصہ 7 سال سے مرکز اہل السنۃ والجماعۃ 87 جنوبی سرگودھا کے زیر اہتمام ملک بھر میں ''صراط مستقیم کورس'' کا تسلسل کے ساتھ انعقاد کیا جا رہا ہے۔ امسال بھی موسم گرما کی تعطیلات میں ''صراط مستقیم کورس'' کا بڑے تزک و احتشام سے انعقاد کیا گیا۔

مزید برآں اس سال خواتین کے لیے ایک ''صراط مستقیم کورس'' ترتیب دیا گیا۔ جس سے خواتین نے خوب فائدہ اٹھایا۔ اس کا اندازہ نیچے دیے گئے جدول سے لگایا جا سکتا ہے۔

شہر	مقامات
لاہور ومضافات	80
راولپنڈی ومضافات	70
فیصل آباد ومضافات	630
سرگودھا ومضافات	27
اوکاڑہ ومضافات	18
جھنگ ومضافات	10
شیخوپورہ ومضافات	19
نارووال ومضافات	20
سیالکوٹ ومضافات	24
چیچہ وطنی ومضافات	12

شہر	مقامات
قصور ومضافات	15
گوجرانوالہ ومضافات	27
کراچی ومضافات	33
راجن پور ومضافات	22
لیہ ومضافات	18
آزاد کشمیر ومضافات	3
ساہیوال ومضافات	12
خانیوال ومضافات	14
حافظ آباد ومضافات	10
پشاور ومضافات	20

شیخ الاسلام **مفتی محمد تقی عثمانی** دامت برکاتہم کا

عقیدہ حیات الانبیاء علیہم السلام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جو شخص سماع اور حیات النبی ﷺ کا منکر ہو اس کے بارے میں حکم یہ ہے کہ اگر وہ شخص قرآن وحدیث سے سماع اور حیات النبی ﷺ کے متعلق جتنی بات ثابت ہے اس کا انکار کرتا ہے تو ایسا شخص ''اہل السنۃ والجماعۃ'' سے خارج ہے۔ ایسے شخص کو اپنے اختیار سے امام بنانا اور اس کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ ہے۔

حررہ: محمد زبیر مدنی
دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی
۸۔۷۔۱۴۳۰

الجواب الصحیح
جواب درست ہے
بندہ محمد تقی عثمانی
فتوی نمبر 42/1146

QUARTERLY SARGODHA PAKISTAN
QAFLA-e-HAQQ